خواتین کا اسلام
569
4 ربیع الثانی 1435ھ مطابق 5 فروری 2014ء
بچپن سہانا
صبح کا بھولا
SALE
UP TO
55%
OFF
Kidz n Kidz
SMART LITTLE FASHION!
for more further information please contact
03218287487
•Hyderabad • Lahore
22-2780705 042-36369684
• Rawalpindi • Gujranwala
051-5123036 055-3843800- 055-384330
www.kidznkidz.com.pk facebook.com/kidznkidz
KARACHI OUTLETS
Dolmen Mall (Tariq Road)
Bahadurabad (Dolmen Arcade)
Saima Mall & Residency (Gulshan)
Millennium Mega Mall
Al-Madni Shopping Mall (Hyderi)
Saima Paari Mall (Hyderi)

خواتین کا اسلام
569
بدھ 4 ربیع الثانی 1435ھ مطابق 5 فروری 2014ء
بچپن سہانا
صبح کا بھولا
SALE
UP TO
55%
OFF
Kidz n Kidz
SMART LITTLE FASHION!
for more further information please contact
03218287487
•Hyderabad • Lahore
22-2780705 042-36369684
• Rawalpindi • Gujranwala
051-5123036 055-3843800- 055-384330
www.kidznkidz.com.pk facebook.com/kidznkidz
KARACHI OUTLETS
Dolmen Mall (Tariq Road)
Bahadurabad (Dolmen Arcade)
Saima Mall & Residency (Gulshan)
Millennium Mega Mall
Al-Madni Shopping Mall (Hyderi)
Saima Paari Mall (Hyderi)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القرآن

خیانت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو۔'' [انفال/۲۸]

الحدیث

جنگی اخلاقیات

نبی اکرم ﷺ جب اپنے صحابہ کو جہاد کے لیے روانہ فرماتے تو انہیں خاص طور پر تاکید فرماتے ''اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا.'' (جاؤ جنگ کرو مگر خیانت نہ کرنا، عہد شکنی نہ کرنا، کسی مقتول کی بے حرمتی نہ کرنا اور بچوں کو قتل نہ کرنا)۔ [صحیح مسلم]

پیا و سحر

غربت اور خودکشی

بھوک سے بے تاب پانچ سالہ معصوم بچی باپ کا دامن پکڑ کر بلک رہی تھی، مگر باپ اپنی بچی کو روٹی کہاں سے لا کر دیتا؟ گھر میں آٹا نہیں، آٹا خریدنے کے لیے جیب میں ایک پیسہ نہیں، کسی سے چند روپے بھی قرضہ ملنے کی امید نہیں...... غربت نے اس غریب باپ کو وقت سے پہلے ہی بوڑھا کر دیا تھا، مہنگائی نے ضعیف العمری سے قبل ہی اس کی کمر توڑ دی تھی، آہ کتنا بدقسمت ہے وہ باپ جو اپنے معصوم بچوں کو بھوک سے دم توڑتا دیکھے اور انہیں دو لقمے بھی نہ کھلا سکے۔ ہر طرف مایوسیوں کا اندھیرا تھا، امید کا کوئی سرا دکھائی نہیں دے رہا تھا، پھر بھی شفقت پدری نے اسے مجبور کیا کہ وہ جا کر کسی کے دروازے پر ہاتھ پھیلائے۔ اس معصوم جان کا جسم سے رشتہ باقی رکھنے کے لیے جو کچھ ہو سکتا ہے کر گزرے۔

فاقوں سے بے حال باپ بمشکل اپنی تمام تر توانائی جمع کر کے ایک طرف چل دیا، اس کا رخ اس تنور کی جانب تھا جہاں سے اسے کبھی کبھار پرانے تعلقات کے بھروسے پر روٹی ادھار مل جایا کرتی تھی۔ اس نے بھرائی ہوئی آواز میں تنور والے کو مخاطب کیا ''بھائی! ایک روٹی دینا میری بچی بھوک سے تڑپ رہی ہے۔''

تنور والے نے تیز نظروں سے اسے گھورا اور کاٹ کھانے والے لہجے میں اسے جواب دیا ''اوئے! ابھی تو تیرا پچھلا حساب بھی باقی ہے پہلے وہ پورا کرو، پھر آٹا روٹی لینے کے لیے۔''

یہ الفاظ تھے یا پتھر جن کی ضرب سے امید کا آبگینہ چکنا چور ہو گیا۔

شفقت پدری اس کے بوجھ تلے سسکنے لگی۔ وہ لڑکھڑاتا اور ڈگمگاتا واپس ہوا، بچی دروازے پر نظریں جمائے چند لقموں کی آس میں خاموش کھڑی تھی، باپ کو آتا دیکھ کر وہ دوڑ پڑی۔ ''ابا روٹی لائے ہونا...... ابا روٹی دو نا۔'' مگر باپ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اپنی بچی کا چہرہ تکتا رہا۔ پھر وہ دوسرے کمرے میں گیا اور وہی کیا جو ایسے موقع پر پاکستان کے سینکڑوں افراد کر چکے ہیں۔ اس کی لاش پاکستان کے حکمرانوں، سرمایہ داروں، جاگیر داروں، صنعت کاروں اور تاجروں سے یہ سوال کر رہی تھی، تمہاری بے حسی کب ختم ہوگی......؟ یہ کوئی افسانہ نہیں، حقیقت ہے۔ ایسی خبریں روزانہ اخبار کی زینت بن رہی ہیں۔

مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ معاشرہ جس میں عوام آئے دن خودکشیاں کر رہے ہوں اور وہ بھی صرف اس لیے کہ زندگی کی بنیادی ضروریات ان کی دسترس سے باہر ہوتی جا رہی ہیں، اس کی معاشی اور اخلاقی موت میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے۔ ملکی معیشت کیوں تباہ نہ ہوگی، جبکہ حکمران اسلام کے نام پر حاصل کردہ ملک پر سودی نظام مسلط کیے ہوئے ہیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بغاوت کے مترادف اس قبیح نظام کے خاتمے کی ہر کوشش کو ناکام بنانے کے لیے سرگرم ہیں۔ عوام کیوں بدحال نہ ہوں گے کہ ہر بجٹ ان کے کاندھوں کو مزید گراں بار کر دیتا ہے۔ پیٹرول اور گھی کے بعد چینی کی قیمت میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ آٹا پہلے ہی کون سا سستا تھا، غریب پہلے ہی روٹی کے لیے ترس رہے تھے مگر کل سے آٹے کی قیمت میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔ غربت، بھوک اور معاشی و سماجی مسائل سے گھبرا کر خودکشی کرنے والوں کو تسلی اور دلاسہ دینے والا کوئی نہیں، ہاں ان کو زندہ درگور کرنے والے اقدامات کی فہرست میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے، آٹے کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے تو خودکشی کرنے والوں کی تعداد میں بھی یقیناً اضافہ ہوگا۔

خودکشی کی شریعت میں سختی سے ممانعت ہے، اس پر آخرت میں سخت سزا کی وعید سنائی گئی ہے مگر جہاں محرومیاں ہر لمحے پھانس بن کر روح میں پیوست ہوتی جا رہی ہوں، جہاں چند لاکھ امیر کروڑوں افراد کی لاشوں پر اپنے محل تعمیر کر رہے ہوں، جہاں حکمرانوں کے کتے امریکا سے درآمد کردہ غذائیں استعمال کرتے ہوں جبکہ غریبوں کی اولاد سوکھی روٹی کے ٹکڑوں کو ترستی ہو، جہاں بیس گھنٹے کی محنت مزدوری کے بعد بھی غریب آدمی اتنی بچت نہ کر سکتا ہو جو ہنگامی صورتحال میں اسے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچا سکے جبکہ بڑے لوگ منٹوں میں کروڑوں غبن کر کے اتنی دولت جمع کر لیتے ہوں جو ان کی سات پشتوں کو کافی ہو، جہاں امیروں کے جرائم بھی نیکیاں شمار ہوتی ہوں، جبکہ غریب زندگی بھر شرافت، امن پسندی اور قانون کا دامن تھامے رہنے کے باوجود ہر لمحے پولیس، تھانے اور جیلوں کے خوف سے لرزہ براندام رہتا ہو، جہاں انصاف بکتا ہو اور قانون کی بولی لگتی ہو، ایسے ماحول میں، ایسے معاشرے میں، ایسے ملک میں انسان زندگی پر موت کو ترجیح دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کاش کہ غریب کو جینے کا حق دیا جائے۔ کاش کہ ہم اسلام کے اس نظام عدل کے تحت آ جائیں جس میں آقا اور خادم ایک ہی برتن میں کھانا کھاتے ہیں۔

کیا ہم حلال کھا رہے ہیں؟

اہلیہ مدثر بلال۔ اٹک

جس طرح نماز پڑھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ نمازی کا جسم پاک ہو، کپڑے پاک ہوں، جگہ پاک ہو، اسی طرح یہ بھی تو ضروری ہے کہ جسم میں دوڑنے والا خون پاک ہو۔ اگر ہمارا کھانا پینا سو فیصد حلال ہوگا تو ہماری نماز، دعائیں، عبادات قبول ہوں گی اور نہایت برکات ملیں گی مگر آج کل ایک نہایت مہلک مرض معاشرے میں سرایت کیے ہوئے ہے کہ جو لوگ دین کی تھوڑی بہت سمجھ رکھتے ہیں، وہ یہ تو سمجھتے ہیں کہ بینک، انشورنس، سود، سی ڈی، ٹی وی، فلم تھیٹر، گانے بجانے اور دیگر حرام کاموں کے ذریعے کمائی گئی دولت حرام ہے اور سخت گناہ ہے مگر کبھی ہم نے یہ بھی سوچا ہے کہ ہم لوگ جو جائز ملازمتیں کر رہے ہیں، مگر ملازمت کا وقت پورا نہیں کرتے تو اس کی وجہ سے ہماری آمدنی میں حرام شامل ہو جاتا ہے اور ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہو پاتا۔

مثلاً حکومت کی طرف سے ملازمت کا وقت صبح آٹھ تا دو بجے دوپہر ہے، مگر بہت لوگ زندگی بھر یہ معمول اپنائے رکھتے ہیں کہ صبح گھنٹہ آدھا گھنٹہ دیر سے جائیں گے اور چھٹی گھنٹہ دو گھنٹے پہلے کر آئیں گے اور اس کے لیے ہم نے اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لیے کئی عذر تراشے ہیں کہ مثلاً ہم کام تو پورا کرتے ہیں، حالاں کہ حکومت کے قانون کی رو سے پورا وقت دفتر میں ٹھہرنا ضروری ہے، کام ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں نے افسر سے چھٹی لے لی ہے، مگر افسر کے جن لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہوں، ان کو چھٹی دے دیتا ہے، دوسروں کو نہیں دیتا، نیز یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ افسر کو حکومت کی طرف سے پہلے چھٹی دینے کا اختیار ہی کب ہے؟ چناں چہ اگر ایسے موقع پر افسران بالا کی طرف سے کوئی ٹیم معاینہ کے لیے آجائے تو افسر ٹیلی فون کے ذریعے چھٹی کرنے والوں کو گھر سے بلوائے گا۔

اسی طرح وہ خواتین ٹیچر جن کی ڈیوٹی دور دراز کے دیہات میں لگتی ہے، وہ ڈیوٹی نہیں کرتیں، بلکہ مہینوں گھر بیٹھے تنخواہ لیتی ہیں اور سیاسی سفارشوں سے خود کو بچا لیتی ہیں۔ اسی طرح وہ چوکیدار جو کہ مستقل طور پر رات کی ڈیوٹی کرتے ہیں، ان کی ذمہ داری ہے کہ رات کو جاگ کر نگرانی کریں، مگر وہ آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی میں چار یا پانچ گھنٹے سوتے ہیں، یہ ساری عمر کا معمول ہے۔ اب ان کی کمائی سو فیصد حلال ہے یا کمائی میں حرام شامل ہو گیا، یہ سمجھنا مشکل نہیں۔

اسی طرح مساجد کے امام حضرات اگر پوری نمازیں نہیں پڑھاتے یا مدرسوں کے مدرسین حضرات پورا وقت مدرسہ میں نہیں ٹھہرتے تو یہ حضرات بھی اس خطرے سے نہیں بچ سکتے۔ میرے شوہر کے ایک جاننے والے صاحب جو کہ ایک مسجد میں سرکاری امام ہیں، بتانے لگے کہ حکومت کی طرف سے جو مجھے نوکری کا لیٹر ملا ہے، اس میں لکھا ہے کہ میں مہینے میں تین چھٹیاں کر سکتا ہوں مگر میں تو مہینے میں آٹھ دن چھٹیاں کرتا ہوں، مجھے تو کوئی نہیں پوچھتا۔ اب کوئی ان صاحب کو پوچھے نہ پوچھے مگر آخرت میں تو پوچھ ہوگی۔ ہمارے اکابر تو اتنی احتیاط کرتے تھے کہ مدرسہ کے وقت میں کوئی ملاقات کے لیے آجاتا یا کسی کام سے مدرسہ سے باہر جانا پڑتا تو وہ وقت لکھ کر مہینہ بعد تنخواہ ملنے پر اتنے وقت کی تنخواہ کٹوا دیتے کہ یہ میرے ذاتی کام میں وقت خرچ ہوا اور مدرسہ میں چندہ اس نیت سے دیتے کہ نہ معلوم مدرسہ کے کتنے مالی حقوق میرے ذمہ رہ گئے ہوں گے۔ اس کا نتیجہ تھا کہ سخت بے دین، ظالم، فاسق، ڈاکوؤں کو یہ حضرات اگر نصیحت کرتے یا ان کے لیے دعا کرتے تو اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت دے دیتا تھا۔ یہ اسی کمائی میں احتیاط کا نتیجہ تھا۔

میرا یہ سطور لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم سب سے پہلے اپنا جائزہ لیں کہ ہمارے شوہر، بھائی، بیٹے وغیرہ اپنی ملازمت میں پورا وقت دیتے ہیں یا نہیں۔ ہم تہجد پڑھ کر اپنے لیے اور ساری امت کے لیے دعائیں کر رہے ہوں، روزہ افطاری کے وقت دعا کر رہے ہوں، رو رو کر اللہ سے دعائیں کر رہے ہوں مگر ہو سکتا ہے کہ اس وقت ہمارا کھانا یا لباس اسی حرام آمدن کا ہو، جو ہم نے اپنی جائز ملازمتوں میں وقت میں ڈنڈی مار کے اور سرکاری وقت میں ذاتی کام کر کے لی، ایسی صورت میں دعا کہاں قبول ہو سکتی ہے؟ اس لیے ہم گزشتہ کی تلافی اور آیندہ کے تدارک کی تدابیر علماء سے پوچھیں اور اپنے گھر والوں اور اولاد سے بھی پوچھ گچھ کر کے متوجہ کریں۔ کیوں کہ یہ زندگی بھر کا معاملہ ہے اور آخرت میں پیسے نہیں ہوں گے بلکہ نیکیاں دینی پڑیں گی۔

چھپکلی سے ڈریں....

اثر جونپوری

جن کو محبوب چار دیواری
ان کی تقدیر میں نہیں خواری

ان کو بول و براز کی مانند
گشتِ بازار سے ہے بیزاری

جو مکانوں میں مثلِ گل مہکیں
وہ نہیں جانتی ہیں مکاری

کاروانِ ارم میں جو لے جائے
کارآمد ہے ایسی بے کاری

جو کبھی "غافلات" تھیں ان کو
میڈیا نے سکھائی عیاری

پرورش جن کی کالجوں میں ہوئی
ان کو آئے بھی کیسے گھرداری

جسم کو جو دکھاتی پھرتی ہیں
دل میں مخفی ہے ان کے بیماری

شوہروں کے لیے سنگھار نہیں
غیر کے واسطے ہے تیاری

آج قربانِ فیشنِ مغرب
کل جو سرتاج پر ہوئیں واری

دوزخی اژدھے کا خوف نہیں
چھپکلی سے ڈریں جو بے چاری

اے اثر تو صدا لگائے جا
قوم میں آ رہی ہے بیداری

مدیر اعلیٰ : مفتی فیصل احمد
مدیر : انجینئر مولانا محمد افضل

"خواتین کا اسلام" دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فون: 021 36609983

خواتین کا اسلام انٹرنیٹ پر www.dailyislam.pk سالانہ زرِ تعاون اندرونِ ملک: 600 روپے، بیرونِ ملک: 3700 روپے

صبح کا بھولا

ش۔ط۔گجرات

"اللہ معاف کرے کیسا وقت آگیا ہے، کیسی کام چور ہے آج کی نوجوان نسل، ایک ہمارا وقت تھا گھر بار بھی دیکھتے تھے، بچے بھی سنبھالتے تھے، بھری پری سسرال کو راضی رکھنے کے سو سو جتن کرتے تھے مگر کبھی حرفِ شکایت زبان پہ نہ آیا۔" ساس صاحبہ کو جلال آچکا تھا۔

"مامی جان! آپ کا بلڈ پریشر ہائی ہوجائے گا، کیوں ذہن پہ بوجھ ڈالتی ہیں؟" صباحت نے اپنی بات کا اثر زائل کرنے کی ناکام کوشش کی۔

"اے بہو! تم نے تو اس موئی بیماری کو میرے لیے ہوا بنا دیا ہے، جب میری زبان بند کروانی ہو اس نگوڑ ماری کا نام لے لیا......" ساس صاحبہ پر خیر خواہی کا الٹا ہی اثر ہوا۔

"مامی جان! کام چوری کی بات نہیں، سہولت کے حساب سے کاموں کی ترتیب بدلنی پڑتی ہے۔"

صباحت نے وضاحت پیش کی۔ "نا بہو بیگم! ایسے کون سے انوکھے کام ہیں اس گھر میں کہ نوکرانی کے سر پہ کھڑا ہونا بھی دشوار ہے۔" ناصرہ بیگم ایسی آسانی سے ماننے والی کب تھیں۔ صباحت نے خاموشی میں عافیت جانی اور مشعل کے رونے کی آواز سن کر اس کی جانب متوجہ ہوگئی جو دادی کی پاٹ دار آواز سے اپنی نیند خراب ہونے پر خوب احتجاج کر رہی تھی۔

آفاق عشا کی نماز ادا کر کے لوٹے تو ناصرہ بیگم کے خراٹے دور سے ہی سنائی دے رہے تھے۔ صباحت جائے نماز پہ بیٹھی خشوع وخضوع سے دعا مانگ رہی تھی۔ آفاق سوئی ہوئی مشعل کو پیار کر کے بیڈ پر ہی بیٹھ گئے۔ صباحت بھی فارغ ہو کر ان کے پاس آ بیٹھی کہ دن بھر کی تھکا دینے والی روٹین میں یہ چند لمحے ہی صلاح ومشورے کے لیے بچتے تھے۔

"جی جناب! سنائیے کیسا گزرا دن؟" صباحت نے دن بھر کی تھکاوٹ کو بھلا کر بشاش لہجے میں پوچھا۔

"صبا! میں سوچتا ہوں ہمارا مالک ہماری سوچ سے بھی بڑھ کر مہربان ہے نا، ہم اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے اور دوسری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جو دوڑ دھوپ کرتے ہیں، ہمارا اللہ اسے بھی عبادت میں شمار کر لیتا ہے!" آفاق کا لہجہ شکر گزاری سے بھرپور تھا۔

"جی بالکل! حصولِ رزقِ حلال عبادت ہے بلکہ ہماری تو اچھی سوچ بھی نیکی شمار کی جاتی ہے۔" سدا کی صابر وشاکر صباحت نے کہا۔

"ارے سوچ سے یاد آیا کیا بنا شاداں والے کام کا، امی مان گئیں؟" آفاق نے مسکراتی نظروں سے صباحت کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، آج سرسری ساذکر کیا تھا میں نے مامی جان سے کہ شاداں کے کام کا وقت بدل دیتے ہیں مگر مامی جان کو جی بھر کے غصہ آیا۔"

"گھبرانا نہیں، تمہیں تو پتا ہے نا نیکی کا رستہ بہت دشوار ہوتا ہے لیکن میں تو کچھ اور سمجھ رہا تھا، یہ وقت بدلنے والی کیا کہانی ہے؟" آفاق نے صباحت کو تسلی دینے کے ساتھ وضاحت چاہی۔

"میں گھبرائی تو نہیں اور اللہ سے دعا ہے کہ وہ مجھے ثابت قدم رکھے۔ مگر آپ کو تو پتا ہے، مجھے شاداں کی کوئی ضرورت نہیں، چار بندوں کا کام ہی کتنا ہوتا ہے، یہ تو صرف شاداں کی مدد کا ایک بہانا ہے، بے چاری کا کوئی کمانے والا نہیں، بیوہ عورت اور سات بچوں کا ساتھ اور خود دار ایسی ہے کہ اپنی محنت سے ایک پیسہ زیادہ لینا گوارا نہیں کرتی۔ پتا نہیں بے چاری کیسے زندگی کی دشواریوں سے نبٹ رہی ہے۔" صباحت کے لہجے میں شاداں کا دکھ بول رہا تھا۔ "اور جہاں تک اس کا ٹائم تبدیل کرنے کی بات ہے، تو دراصل صبح شاداں کے کام کا اور پڑھنے کے لیے آنے والی عورتوں کا وقت ایک ہی ہے۔ جب میں خواتین کو تفسیر بتاتی ہوں تو شاداں کی آنکھوں میں مجھے شوق کے ساتھ ساتھ حسرت نظر آتی ہے اس وقت میرے لیے اسے وقت دینا ممکن نہیں، نہ ہی وہ کام چھوڑ کر سبق میں بیٹھ سکتی ہے۔ اس لیے میں چاہتی ہوں کہ وہ سہ پہر کو آئے، اس وقت میں ساتھ مل کے اس کا کام جلدی ختم کروا دیا کروں گی اور پھر وہ ایک آدھ گھنٹا پڑھنے کے لیے نکال سکے۔" صباحت نے تفصیل سے جواب دیا۔

"ارے واہ، میں حیران رہ جاتا ہوں تم اتنی اچھی باتیں کیسے سوچ لیتی ہو؟ یہ تمہاری اچھی سوچ ہی ہے جس نے میرے اردگرد سکون کے پھول بکھیر رکھے ہیں، تم کل سے شاداں کا وقت بدل دو، میں امی سے بات کر لوں گا۔" آفاق نے اسے تسلی دی۔

"اور میں حیران رہ جاتی ہوں کہ آپ مرد ہو کر اتنے کھلے لفظوں میں حیران کیسے ہو لیتے ہیں۔" صباحت نے اسی کا جملہ لوٹایا تو دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

صباحت آفاق کی پھپھو کی بیٹی تھی۔ پھپھو کے گھر کا ماحول مکمل مذہبی تھا۔ اسی لیے آفاق نے صباحت کے ساتھ شادی کرنے پر زور دیا تھا۔ آفاق کا خیال تھا کہ دینی مدارس کے طلبہ معاملہ فہم ہوتے ہیں اور ان میں قوتِ برداشت بھی زیادہ ہوتی ہے، ان کی زندگیوں اور اعمال میں برکت ہوتی ہے۔ صباحت نے بھی چار سالہ دینی کورس کیا ہوا تھا۔ صباحت کے معاملے میں آفاق کے خیالات سو فیصد درست ثابت ہوئے تھے، جبکہ ناصرہ بیگم روایتی بھاوج اور ساس ثابت ہوئی تھیں۔ آفاق کی ضد کی وجہ سے وہ اپنی نند کی بیٹی کو بیاہ تو لائی تھیں مگر چار سال کی جان توڑ کوشش اور خدمت کے بعد بھی صباحت ناصرہ بیگم کے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب نہ ہو سکی تھی۔

محبت الٰہیہ کتب کا پیکیج

فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

محبتِ الٰہیہ

صفحات 374

2 عورت کے بندے
3 فتنہ انکارِ حدیث
4 بدعاتِ مروجہ
5 نماز میں مردوں کی غفلتیں
6 نفس کے بندے
7 نماز میں خواتین کی غفلتیں
8 اسلام میں ڈاڑھی کا مقام
9 مرض وموت
10 اصلاحِ خلق کا الٰہی نظام

اصل قیمت ~~750/=~~
رعایتی قیمت 450/=

منی آرڈر روانہ فرمائیں ڈاک خرچ مفت

کتاب گھر

اسلامک سینٹر بالمقابل دارالافتاء والارشاد ناظم آباد نمبر 4، کراچی 75600
فون: 021-36688747,36688239
ایکسٹینشن: 211 موبائل: 0305-2542686

Brighto
Inspired by Nature
Toll Free 08000-1973
ہر دیوار کی داستان
رنگوں کی روایت کے چالیس برس
Brighto PAINTS
Brighto ALL WEATHER
Brighto PLASTIC EMULSION
Brighto SUPER EMULSION
برائیٹو پینٹس میں ہمارا ماننا ہے کہ دیواریں عمارتوں کی شخصیت کا آئینہ ہوتی ہیں، یہی دیواریں تو ہیں جو مکان کو گھر بناتی ہیں، بیتے لمحوں کی داستان سناتی ہیں۔ تب ہی تو گذشتہ چالیس برس ہم نے دیا ہر دیوار کی داستان کو ایک نیا رنگ۔
www.brightopaints.com
UAN: +92-42-111-00-1973

''شاداں کام ختم کرنے کے بعد میری بات سن کے جانا۔'' خواتین کو سبق پڑھاتی صباحت نے اندر آتی شاداں کو کہا۔ شاداں سر ہلاتی کام میں مصروف ہوگئی۔

صباحت نے خواتین کو اس دن جلدی فارغ کیا اور کچن میں پہنچ گئی۔ شاداں بھی دوپٹے سے ہاتھ خشک کرتی چوکی پہ آ بیٹھی۔

''شاداں! زیادہ لمبی چوڑی بات نہیں ہے مجھے صرف یہ کہنا تھا کہ کل سے تم دو بجے آسکتی ہو کام کے لیے؟'' صباحت نے کہا تو شاداں کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔

''باجی! آپ نے تو میرے دل کی بات کہہ دی، میں خود بھی چاہتی تھی۔ اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے باجی۔''

''ارے واہ! مگر تم کیوں ایسا چاہتی تھی؟'' صباحت نے حیرت سے کہا۔ وہ تو سمجھ رہی تھی کہ شاید شاداں ہی راضی نہ ہو۔

''باجی! اب آپ سے اب کیسا چھپانا، جب میرے خاوند کی وفات ہوئی تو مجھے لگا، میں بچوں سمیت سڑک پہ آگئی ہوں، پیٹ کی فکر نے راتوں کی نیندیں اڑادیں، پھر میں نے گھروں میں کام شروع کردیا، دن بھر کی تھکی ہاری چارپائی پہ پڑتی تو کبھی کبھی تو سونے سے پہلے کلمہ پڑھنا بھی بھول جاتا، آپ کے درس میں جب اللہ کا نام سنتی تو دل میں شوق تو پیدا ہوتا مگر نماز مشکل لگتی، پھر آپ نے بتایا کہ ایک لقمہ بھی حرام کا کھالیں تو عبادت میں دل نہیں لگتا، اس دن سے میں نے لوگوں کے گھروں سے کھانا پینا چھوڑ دیا اور واقعی میرا نماز میں دل لگنے لگا۔ پھر آپ نے غیبت کے گناہ کا بتایا، تب میں نے اپنے گریبان میں جھانکا تو اندازہ ہوا کہ بعض بیگمات مجھے خوشی خوشی پہ اضافی پیسے یا کپڑے دے کر زیر بار کرلیتی ہیں اور بدلے میں مجھے دوسرے گھروں کی جھوٹی سچی باتیں بتانی پڑتی ہیں، اس طرح میرے اندر جاسوسی کی عادت بھی پیدا ہورہی ہے تو میں نے کسی بھی گھر سے اپنی محنت سے زائد ایک پیسہ تک لینا چھوڑ دیا۔ ان ساری باتوں نے میرے دل و دماغ میں عجیب سا سکون اور بے فکری پیدا کردی ہے مگر اب کچھ دنوں سے ایک مسئلہ بنا ہوا ہے......!'' شاداں رک گئی اور شاداں کے پرسکون چہرے کو ایک ٹک دیکھتی صباحت گویا اپنی بات بھول گئی۔

''باجی!'' شاداں نے اسے متوجہ کیا۔

''ہاں...... شاداں بتاؤ نا کیا مسئلہ ہوگیا ہے؟'' صباحت نے چونک کر پوچھا۔

''میں سہ پہر کو جس گھر میں کام کرتی ہوں، وہاں میری ظہر، عصر اور مغرب کی نماز کا وقت ہوجاتا ہے تو اگر میں وہاں نماز ادا کرنے کی کوشش کروں تو بیگم صاحبہ بہت ناراض ہوتی ہیں، مجبوراً مجھے گھر جاکر تینوں نمازیں قضا کرنی پڑتی ہیں۔ اس لیے میں نے سوچا تھا کہ آپ کے اور ان کے کام کا وقت بدل لوں، تاکہ میری نمازوں کی حفاظت ہوسکے۔'' شاداں نے اپنا مسئلہ بیان کیا۔

''شاداں! تم کتنی خوش نصیب ہو اللہ نے تنگ دستی میں بھی بھٹکنے نہیں دیا، بلکہ تم تو تنگ دست ہو ہی نہیں، تم تو غنی ہو کیوں کہ تم نے اللہ کو پالیا۔'' صباحت شاداں کی باتوں سے بہت خوش ہوئی تھی۔ اب تو اسے شاداں کے لیے کی ہوئی اپنی کوشش بہت معمولی لگ رہی تھی۔ اور شاداں بھی اپنی خواہش پوری ہونے پر اتنی مسرور تھی کہ اسے صباحت سے اس نیکی کی وجہ دریافت کرنے کا خیال بھی نہیں آیا۔

کچن کی کھڑکی سے کان لگائے موڑھے پہ بیٹھی ناصرہ بیگم کی زندگی میں آج سے پہلے ایسا شرمندگی کا موقع کبھی نہ آیا تھا۔ وہ 'چراغ تلے اندھیرا' والی ضرب المثل کو خود پہ صادق آتا محسوس کررہی تھیں، جس چراغ سے اجنبی روشنی لے رہے تھے انہوں نے کبھی اسے چراغ سمجھا ہی نہیں تھا۔ وہ گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتی اٹھیں اور وضو کرکے شکرانے کے نوافل ادا کیے کہ ان کی آئندہ نسل حقیقتاً محفوظ ہاتھوں میں تھی۔ نوافل اور دعا سے فارغ ہوکر انہوں نے الماری سے سونے کے وہ کنگن نکالے جو انہوں نے اپنی بہو کی رونمائی کے لیے بنوائے تھے مگر اپنے دل میں چھپی کدورت کی وجہ سے اب تک دے نہ پائی تھیں۔ آج انہیں صباحت ان کنگنوں کی اصل حق دار نظر آئی تھی۔

رَبِّ هَبْ لِی مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (القرآن) ترجمہ: اے میرے رب مجھے صالح اولاد عطا فرما۔ (آمین)

اولاد نرینہ کے لیے قرآن و سنت کی روشنی میں کامیاب علاج

یہ علاج ان لوگوں کے لیے ہے جو اولاد جیسی نعمت سے محروم ہوں یا جن کے ہاں مسلسل بیٹیاں ہوں یا بچے زندہ نہ رہتے ہوں

تندرست بیٹے یا بیٹی کے خواہشمند حضرات پورے اعتماد کے ساتھ مکمل رپورٹ کے ہمراہ تشریف لائیں

سرپرست اعلیٰ حکیم حافظ صفدر علی اعوان

مستورات و مردانہ پوشیدہ امراض کے ماہر

حافظ دواخانہ
مرکز بانجھ پن متصل گورنمنٹ سٹی ٹرمینل اڈا یتیم خانہ چوک لاہور
0300-5790946-0324-4323812

آنے سے پہلے فون پر ٹائم ضرور لیں

اوقات
صبح 10:30 بجے تا شام 7:30 بجے تک

چھٹی بروز جمعہ

مولانا مفتی محمد اعظم صادق آبادی

ٹینگ شربت حلال ہے:

سوال: خواتین کا اسلام کے شمارہ 482 میں آپ سے ٹینگ (TANG) شربت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ 'حلال ہے۔ حرمت کی کوئی وجہ ہو تو بیان کی جائے۔' اس سلسلے میں ایک ورق کی فوٹو کاپی آپ کو بھیج رہی ہوں جس میں ایسی اشیاء کی فہرست دی گئی جن کے اجزاء میں حرام اشیاء شامل ہیں، اور ان کا استعمال حرام ہے، اس میں ٹینگ شربت کا نام بھی لکھا ہے۔ ورق کے آخر میں ضربِ مومن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس شربت کا استعمال گھروں میں عام ہے۔ آپ براہِ کرام اپنے کالم میں اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں، بلکہ بہتر ہوگا کہ یہ پورا ورق خواتین کا اسلام میں شائع کرا دیں۔ (عمارہ جمیل۔ جھنگ)

جواب: استفتاء سے منسلک ورق میں بہت سی ممنوعات (جن کا استعمال حرام ہے) کے کوڈ نمبر درج کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد لکھا ہے: یہ تمام کوڈز (Codes) یاد رکھنا مشکل ہے، لیکن اگر کسی چیز کے اجزاء میں بڑے (Capital) ''E'' کے ساتھ کوئی نمبر لکھا ہوا ہو تو آپ سمجھ جائیں کہ اس کے اندر کوئی حرام جز شامل ہے۔ آخر میں ضربِ مومن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق مزید تحقیق کی گئی تو پتا چلا کہ ضربِ مومن میں قدیم تحقیق کے مطابق E نمبرز لکھے گئے تھے، لیکن بعد کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ ان میں متعدد نمبر حلال ہیں جن میں ٹینگ شربت (E110) بھی شامل ہے۔ ان E نمبرز کی مکمل تفصیل حلال فاؤنڈیشن کراچی کے مطبوعہ کتابچہ ''مشہور ای نمبرز اور ان کی شرعی حیثیت'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔

بالوں کا جوڑا بنانا:

سوال: اگر عورت اپنے بالوں کو پیچھے سے تھوڑا اوپر کر کے جوڑا بنا کر کیچر لگا لے تو جائز ہے؟ کیا اس طرح نماز ہو جائے گی؟ (ایضاً)

جواب: جوڑا بنانے کی یہ صورت جائز ہے اور اس سے نماز میں بھی کوئی کراہت نہیں آتی۔ مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں: عورتوں کا بالوں کو جمع کر کے سر کے اوپر جوڑا باندھنا ناجائز ہے۔ حدیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے کہ ایسی عورتوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔ اس کے سوا دوسرے طریقے جائز ہیں بشرطیکہ کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے اور کفار کے ساتھ مشابہت نہ ہو...... گدی پر جوڑا باندھنا جائز ہے، بلکہ حالتِ نماز میں افضل ہے۔ اس لیے کہ اس سے بالوں کے پردے میں سہولت ہوتی ہے۔ (احسن الفتاویٰ 74/8)

کچے پیاز اور لہسن کا استعمال:

سوال: سنا ہے کہ نماز سے پہلے کچا پیاز اور لہسن کھانا ممنوع ہے۔ کیا واقعی حدیث میں ممانعت آئی ہے؟ اگر یہ اشیاء کوئی شخص استعمال کرنا چاہے تو نماز سے کتنی دیر پہلے استعمال کرے؟ (ایضاً)

جواب: جو شخص کچا پیاز، لہسن، مولی یا کوئی سی بدبودار چیز استعمال کرے اس کے لیے بدبو زائل کیے بغیر نماز پڑھنا بلکہ مسجد میں آنا بھی ممنوع ہے۔ یہ مضمون صریح احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ سبزی کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔ (بخاری۔ مسلم)

دوسری روایت ہے کہ تم اس بات سے بچو کہ یہ دو بدبودار ترکاریاں کھا کر ہماری مسجدوں میں آؤ۔ اگر تم نے ضرور ہی ان کو کھانا ہے تو آگ سے (پکا کر) ان کی بدبو ختم کر دو۔ (طبرانی)

مزید آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے دور رہے یا فرمایا ہماری مساجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک اور روایت ہے کہ: جو شخص یہ سبزیاں کھائے لہسن، پیاز گیندنا، مولی وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اس لیے کہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے، جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ (طبرانی اوسط صغیر) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: جو شخص یہ بدبودار ترکاری کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔ (ابن خزیمہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبۂ جمعہ میں ارشاد فرمایا: لوگو! تم یہ دو سبزیاں پیاز اور لہسن کھاتے ہو جو یقیناً بدبودار ہیں۔ میں نے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں کسی شخص (کے منہ) سے ان دونوں کی بو محسوس کرتے تو اس کے متعلق حکم فرماتے۔ اسے (مسجد سے) بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ جو شخص یہ سبزیاں کھائے وہ پکا کر ان کی بو ختم کر دے۔ (مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

جو نمازی ایسی اشیا استعمال کرے، اس پر ضروری ہے کہ نماز کے لیے آنے سے پہلے مسواک، پیسٹ یا الائچی وغیرہ سے ان کی بدبو زائل کر دے۔ نسوار اور حقہ سگریٹ کا بھی یہی حکم ہے بلکہ ان کی بدبو مذکورہ سبزیوں سے بڑھ کر ہے۔ اس لیے ان کے استعمال کے بعد منہ کی صفائی اور بدبو کا ازالہ بھی اسی قدر ضروری ہے۔

آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس
ہومیو اور دیسی جڑی بوٹیوں کے حیرت انگیز نسخہ جات
حیرت انگیز نسخہ جات سے موٹاپے سے مکمل نجات پایئے
ایک ماہ میں 30 پاؤنڈ وزن کم کریں اور 6 انچ کمر کم کریں
سلمنگ کورس کے استعمال سے جسم کے اندر پیدا ہونے والی بیماریاں جو موٹاپے کا سبب بنتی ہیں ان کا مکمل خاتمہ کر کے جسم کو سمارٹ، پرکشش اور خوبصورت بناتا ہے اور دوبارہ موٹاپا ہونے سے مکمل روکتا ہے
آئیڈیل سلمنگ کورس
فری ہوم ڈیلیوری
گارنٹی شدہ علاج
پاکستان ہومیو اینڈ ہربل کلینک چوبرجی لاہور
+92-42-37470123
+92-42-37470128
+92-0300-4370496
email: pkhhc@hotmail.com web: www.pkhhc.com
آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس آئیڈیل سلمنگ کورس

طویل فاصلے

اہلیہ راشد اقبال

’’حت......تم بات کرونا ابو سے ...... اس سلسلے میں پلیز۔‘‘ عرفان نے اپنی بہن کی خوشامد کی۔

’’میں......نہ بابا! مجھے تو ابو سے بہت ڈر لگتا ہے۔میں تو بالکل ہی نہیں بول سکتی۔وہ تو مجھے فوراً ہی ڈانٹ دیں گے کہ میں سفارشی بن کر آئی ہوں تمہاری۔‘‘ فرح نے معذرتی انداز میں کہہ کر اپنی جان چھڑانا چاہی۔

’’دیکھو دبے دبے الفاظ میں تو میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں مگر اپنی بات کی وضاحت کرنے کی مجھ میں جرأت نہیں۔ابو کے سامنے میری ٹانگیں کپکپانے لگتی ہیں، دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں، لگتا ہے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے، نبض کی رفتار سست پڑ جاتی ہے، چہرہ پیلا پیلا سا ہو جاتا ہے، ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہیں، ہاتھ پاؤں برف کی مانند ٹھنڈے اور بلڈ پریشر لو ہو جاتا ہے، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے اور......اور......اور......‘‘ عرفان سانس لینے کو رکا۔

’’ارے ارے بس کر دو، ڈاکٹریٹ کے جراثیم تو بہت زیادہ ہیں ہیں تمہارے اندر، ایک ساتھ ہی اتنی بیماریاں گنوا دیں۔‘‘

’’جب ہی تو کہہ رہا ہوں میرے لیے ابو سے بات کرلو کہ عرفان ڈاکٹر بننا چاہتا ہے، اس کی اپنی خواہش شدید ہے، مگر......‘‘

’’مگر میرا حال بھی تمہارے جیسا ہے، ابو کو دیکھ کر تو میرا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ جاتا ہے۔اس سلسلے میں تم امی سے مدد کیوں نہیں لیتے؟‘‘

’’امی سے......تمہیں پتا ہی ہے امی کا کوئی فیصلہ اس گھر میں نہیں چلتا، نہ ہی ابو اپنے آگے کسی کی بات مانا کرتے ہیں۔‘‘ عرفان اداسی سے بولا۔

’’تو پھر میری بات کیسے مان سکتے ہیں ابو، جو قربانی کے لیے تم مجھے پیش کر رہے ہو اگر......‘‘

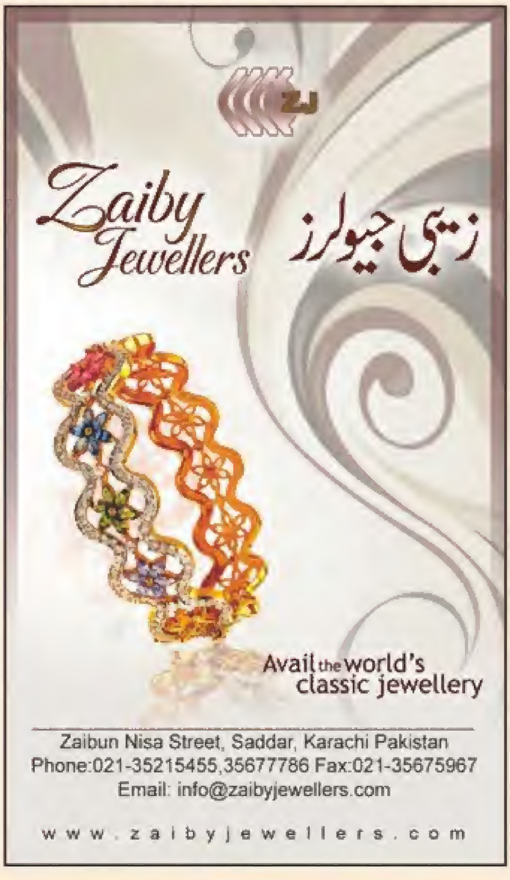

’’اگر میں ڈاکٹر نہیں بنا تو کچھ بھی نہیں بنوں گا، کچھ نہیں پڑھوں گا میں۔‘‘

’’اوہو میرے بھائی اتنے جذباتی نہ بنو، ایسا کرتے ہیں ہم دونوں ہی مل کر سفارش کرتے ہیں ابو کے حضور، کیا پتا بات بن جائے، لیکن ویسے تو مجھے دال گلتی نظر نہیں آرہی، ابو کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا۔‘‘ فرح نے کندھے اچکا کر کہا۔

’’اگر انہوں نے میرے جذبات کی قدر نہیں کی تو فاصلے اور طویل ہو جائیں گے۔‘‘ عرفان نفسیاتی انداز میں بولا۔

’’فاصلے......کیسے فاصلے بھئی؟‘‘ فرح نے حیرت سے منہ کو کھلا چھوڑا۔

’’جو ابو کی اصول پسندی اور سخت دلی کی وجہ سے ہمارے درمیان ہیں۔ابو نے ہمیں سب کچھ دیا ہے، مگر وہ اپنائیت نہیں دی جس کی بدولت میں اپنے مسائل پر ان سے مشاورت کر سکوں، اپنی کہہ سکوں، ان کی سن سکوں، نجانے کیوں؟ ابو نے ہماری تمام ضروریات کو پورا کیا مگر اس بات کا خیال کیوں نہ رکھا کہ مادی ضروریات کے ساتھ ساتھ روحانی ضروریات بھی اہمیت رکھتی ہیں۔ہمیں وہ اتنی اہمیت تو دیتے کہ ہم سے کسی فیصلے پر مشورہ ضرور کرتے، چاہے فیصلہ اپنا ہی کرتے پھر ہمیں یہ احساس رہتا کہ ہم ان کے لیے اہم ہیں، مگر لگتا ہے ان کی اصول پسندی ان کے لیے ہم سے زیادہ اہم ہے۔‘‘ عرفان عجیب فلسفیانہ گفتگو کرنے لگا۔

’’بری بات ہے عرفان! ابو نے ہماری تربیت کے لیے بڑی مشقتیں اٹھائی ہیں، اپنی زندگی داؤ پر لگا دی ہے۔تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو؟ یہ فاصلے واصلے سب شیطان کے وسوسے ہیں۔اگر خدانخواستہ تمہیں کچھ ہو جاتا ہے تو ابو کتنا پریشان ہوتے ہیں!‘‘ فرح نے اسے قائل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

’’فرح یہی توجہ میں عام حالات میں بھی چاہتا ہوں۔میرے دل میں تو یہ حسرت ہی رہ گئی ہے کہ مجھ سے بھی مشورہ لیا جائے، اگر مجھ سے کسی فیصلے پر اختلاف ہو تو اس اختلاف کو کچھ تدبیروں اور تجربوں کی بنیاد پر دور کیا جائے نہ کہ صرف اپنا فیصلہ سنا دیا جائے۔میری کوئی اہمیت نہیں ہے، مجھے تو اپنی زندگی کے بارے میں بھی فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں، کجا یہ کہ مشورہ کیا جائے۔اگر ابو مجھے ڈاکٹر بنانا نہیں چاہتے تو کم از کم صرف انکار کی بجائے اس بات کی وضاحت ہی کر دیتے کہ وہ ایسا کیوں چاہتے ہیں تاکہ میری تشفی ہو جاتی۔‘‘

’’عرفان......ماں باپ تو انسان کے خیر خواہ ہوتے ہیں، اس بات کو کیوں تم نظر انداز کرتے ہو، ان کا انکار کسی نہ کسی مصلحت پر مبنی ہوگا، سمجھنے کی کوشش کرو۔‘‘

’’میں یہی تو جاننا چاہتا ہوں کہ وجہ انکار کیا ہے؟ ابو ہمیشہ ہی دو ٹوک بات والا انداز اپناتے ہیں۔‘‘

’’عرفان......تمہارے دل میں پیدا ہونے والے خیالات اچھے نہیں ہیں ابو کے بارے میں......‘‘ فرح نے تشویش سے کہا۔

’’اچھا!......تو تم کیوں ڈرتی ہو ابو سے بات کرنے میں، اگر میں غلط ہوں تو کیا تم بھی غلط ہو؟ کیا امی بھی غلط ہیں۔یہ خوف اور اجنبیت کی دیوار ہی ہمارے درمیان حائل ہے، اس کو اپنائیت سے گرانا ہوگا ورنہ فاصلے بڑھتے ہی جائیں گے، خود پسند شخص ہمیشہ تنہا رہ جاتا ہے۔‘‘

’’تم کچھ بھی کہو عرفان مگر میں تمہارے خیالات سے متفق نہیں، ہم ابو سے اس سلسلے میں دوبارہ بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔‘‘

’’ٹھیک ہے......‘‘ عرفان نے حامی بھری۔

☆

Hijab ul Hareem®
حجاب الحریم®
کے
دیدہ زیب عبایا اور اسکاف
اب سب کی پہنچ میں
50 فیصد
تک کی خصوصی رعائت
KARACHI:
TARIQ ROAD: 61-C, Adjacent Real Jewellers, opp Zubaida's Tariq Road. Tel: 021-34559192, 34314882 Call: 0321-2435279
HAIDERY: Shop No. 32, Haidery Centre, Next to Khursheed Market, North Nazimabad. Tel: 021-36629832 Cell: 0321-2435279
ZAMZAMA: Shop No. 2, Zamzama 5th Commercial Street, Phase 5, D.H.A. Tel: 021-35375452 Cell: 0321-8216196
GULSHAN-E-IQBAL: Shop No. 28, KDA Market, Block 3, Gulshan-e-Iqbal Tel: 021-34813442 Cell: 0300-2195607
DEFENCE: Shalimar Lace, Plot No, C-97, 9th Commercial Street, Phase-4 Near NIB Bank, D.H.A, Karachi. Tel: 021-35805574 Cell: 0321-8216196
FAISALABAD:
Shop # 154 (Upper Ground) Center Point Plaza, Jharan Wala Road, Faisalabad. Tel: 041-8544685 Cell: 0311-1544685
MULTAN:
Hijabul Hareem: Shop # LG01 United Mall Abdali Road, Multan Tel: 061-4584787
RAWALPINDI:
Shop # G-3 Malikabad Shopping Mall, Muree Road Rawalpindi. Tel: 051-4853078, Mob: 0344-5078757.
LAHORE:
Enem Store: Liberty Gulberg III. Tel: 042-35758001-3
Al-Balagh: Shop # LG 06, New Liberty Tower, Opp Pace, Model Town Tel: 042-35942233 Cell: 0321-5942233
Al-Balagh: Shop # LG 04, Land Mark Plaza, Jail Road, Lahore. Tel: 042-35717842-3 Cell: 0300-8880450
Raja Sahab: 32-Link Road, Modal Town, Lahore. Tel: 042-35168128, 35168190
URL: www.hijabulhareem.com E-mail: info@hijabulhareem.com

"میں تمہیں پہلے ہی اپنا فیصلہ سنا چکا ہوں، بار بار ایک ہی بات کو دہرانا میرے اصول کے خلاف ہے۔" ابو نے عرفان کی توقع کے مطابق جواب دیا، فرح کی زبان بھی ابو کے سخت مؤقف کے آگے گنگ ہوگئی۔

"مگر ابو...... میرے گروپ کے سارے دوست ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں اور میرا دل بھی یہی ہے۔" عرفان نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

"یہ رہے انجینئرنگ فارم۔" ابو نے دراز سے فارم نکال کر اس کی طرف پھینکے۔ "باپ سے زیادہ تمہیں دوست محبوب ہوگئے۔ اگر تمہیں باپ کے فیصلے سے اختلاف ہے تو اس گھر سے باہر تم اپنی مرضی چلا سکتے ہو، اس گھر میں نہیں۔"

"مگر ابو!" فرح نے ڈرتے ڈرتے بولنے کی کوشش کی۔

"تم دونوں جا سکتے ہو۔" ابو نے انہیں باہر کا راستہ دکھایا۔ عرفان سر جھٹک کر رہ گیا۔

☆

جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، حقیقتاً فاصلے طویل ہوتے گئے۔ عرفان کے ابو نے اولاد کو سب کچھ دیا، ان کی تمام ضروریات کو پورا کیا، مگر اپنائیت کا احساس جس کو زبان کا اظہار بھی چاہیے تھا۔ وہ اپنی اولاد کو نہ دے سکے، اپنی اولاد سے مسکرا کر بات نہ کر سکے۔ عرفان کی امی اپنی زندگی سمجھ کر ان کے اچھے برے اصول پر خاموش رہتیں مگر چوں کہ اولاد جوان ہوتے ہی اپنے تجربوں کی قائل ہوتی ہے، اپنی عقلوں کو پرکھنے کی کوشش کرتی ہے، یہ بڑا نازک مرحلہ ہوتا ہے والدین اور اولاد کے درمیان۔ اگر والدین جوان اولاد کو بھی دودھ پیتا بچہ سمجھیں تو اولاد اور والدین کے درمیان ذہنی فاصلے پیدا ہو جاتے ہیں، لیکن یہی والدین اگر بدلتے حالات کے تقاضوں کے ہم آہنگ اپنی اولادوں کو اپنے تجربوں کی بنیاد پر راستہ متعین کروائیں تو یہ فاصلے خود بخود قربت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ فرح کی شادی ہوگئی۔ اس سلسلے میں بھی عرفان کے والد نے سراسر اپنی مرضی چلائی۔ بھائی کی رضا، اس کی خوشی، کسی چیز کو مدنظر نہ رکھا گیا۔ مزید لاوا عرفان کے دل و دماغ میں پکتا گیا۔ اس کے اور باپ کے درمیان معمولی سا تعلق باقی رہ گیا۔

دوسری طرف عرفان کے والد غمگین ہوگئے کہ ان کی اولاد فرماں بردار نہیں، اپنی مرضی چلانے کی قائل ہے۔ قاریات! فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ کون صحیح ہے کون غلط...... ہمارے معاشرے میں ایسے کردار جگہ جگہ بکھرے ہیں، جہاں ماں باپ اولاد کے ساتھ سب کچھ کرتے ہیں مگر اولاد حسرت و یاس کی تصویر ہی بنی رہتی ہے۔ میں نے ایک بیٹے کو دعا کرتے دیکھا کہ وہ بیمار ہی رہے تاکہ باپ کی محبت خصوصی اسے حاصل رہے، آخر یہ محبت اسے عام حالات میں کیوں میسر نہیں۔

دوسری طرف والدین کو یہ شکایت ہی رہتی ہے کہ اولاد جوان ہونے کے بعد ماں باپ کو کچھ نہیں سمجھتی، بصورت دیگر درمیان میں فاصلے حائل ہوتے جاتے ہیں۔

اسمائے صحابہ و صحابیات

بچوں کے نام :

اَبَان	واضح، ظاہر
اَشْعَث	بکھرا ہوا
اَشْهَب	سبزہ، سیاہ و سفید گھوڑا

بچیوں کے نام :

اَثِيْلَه	اعلیٰ خاندان والی
اَزْمَه	جفاکش، بحران
اُسَيْرَه	مضبوط زرہ، چھوٹے خاندان والی
آمِيَه	پختہ ارادے والی، ملکہ، شہزادی

دل کا بائی پاس مت کروائیں
میزان 14
صرف ایک بار
استعمال کریں

صرف غذا ہی کمزوری ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے
میزان 24

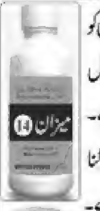
شہد سبزیوں اور مقوی اجزاء سے تیار کی گئی میزان 14 دل کی شریانوں کی تنگی کو ختم کر کے بند والو کو کھولنے والی دنیا کی سب سے کامیاب اور بے ضرر ہربل پروڈکٹ ہے بڑھے ہوئے کولیسٹرول کو اعتدال پر لا کر دل کو طاقت دیتی ہے۔ بے مثال اور حیرت انگیز نتائج کی حامل یہ پروڈکٹ۔ موٹاپا، سانس کا پھولنا جوڑوں کے درد، بلڈ پریشر، فالج، لقوہ، ملیریا بخار اور بواسیر میں بھی بے حد موثر ہے۔

1450
700

اجزاء: شہد، ادرک، لہسن، لیموں، سرکہ سیب مروارید، زہر مہرہ، ورق طلائی، عنبر اشہب

خالص قدرتی اور غذائی اجزاء سے تیار کیا گیا میزان 24 ایک ایسا مرکب ہے جو جسم کے تمام اعضاء کو طاقت دے کر آپ کو صحت مند، توانا اور جاذب نظر بناتا ہے، بھوک اور نیند کی کمی کو پورا کر کے جلد تھکاوٹ کا احساس ختم کرتا ہے۔ نیا اور صاف خون پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور آنکھوں کے گرد سیاہ داغ ختم کرتا ہے، دماغی اور اعصابی قوت پیدا کر کے حافظہ اور نظر کو بھی تیز کرتا ہے، معدہ اور جگر کی اصلاح کر کے بیماریوں سے لڑنے کیلئے قوت مدافعت پیدا کرتا ہے، نیز گیس، قبض، سانس کی تنگی اور پیشاب کے جملہ امراض میں بھی بے حد مفید اور موثر ہے۔ جن بچوں اور جوانوں کا قد یا نشوونما کسی بیماری کے باعث رک گئی ہو وہ ایک بار ضرور آزمائیں معتدل مزاج اور خوشگوار ذائقہ کی بدولت ہر عمر اور موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ شوگر کے مریض شوگر فری طلب کریں

مزید مشورہ / کاروباری رابطہ یا براہ راست منگوانے کیلئے
میزان ہربل
افشار روڈ نزد دولت گیٹ ملتان
حکیم غلام رسول (40 سالہ تجربہ کار معالج، ماہر نسخہ ساز)
0312-1624556
پاکستان بھر سے ڈیلرز درکار ہیں

0321-2682667 · 0300-2548293 · 0300-3119312 · 0307-2100345 · 0344-8282359 · 0312-8006622 · 0342-7323604 · 0992-335900 · 0334-9624448 · 0333-6037718 · 0315-8701970 · 0333-6031077 · 0321-6989035
0300-7382825 · 0302-3558110 · 0333-4985886 · 0300-6668972 · 0345-7000088 · 0322-5420834 · 0333-5179523 · 0311-0981002 · 0322-9814004 · 0300-8393627 · 0333-6756493 · 0300-7734614 · 0307-6679957

رسمِ وفا 21

مناجیہ جبیں

رابعہ کی شادی کے ہنگامے انٹر کے پیپرز کے بعد جاگ اٹھے تھے۔ تقریباً روز ہی رابعہ اسے کھینچ لیتی تھی۔ اس دن امل کے ساتھ ساتھ ثمن اور ثنین بھی رابعہ کے یہاں پہنچی ہوئی تھیں۔ کافی دنوں بعد چاروں سہیلیاں اکٹھی بیٹھی تھیں، یوں خود بخود محفل جم گئی۔

"اور جی دلہن رانی! یہ بتاؤ کھانے کا تو تمہیں اتنا شوق ہے، پکانا بھی کچھ سیکھا؟" ثمن نے کہا۔

"ایسا ظالم سوال تم نہ ہی کرتیں تو اچھا تھا۔" رابعہ نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"کیوں؟" ثمن بولی۔

"کیونکہ پیا جی نے کھا کر یہی فرمانا تھا کہ جو کھانا میں نے چاہا تھا، تم نہ پکاتیں تو اچھا تھا۔" امل نے قافیہ لگایا۔

"الو کی کان ہو تم" رابعہ نے اسے گھورا۔ "یہ نہیں کہ میری کچھ مدد ہی کر دو۔" اس نے دانت پیسے۔

"مثلاً کس قسم کی مدد کی طلبگار ہیں آپ؟" امل نے دلچسپی سے پوچھا۔

"کچھ اچھی سی کوکنگ بکس مجھے لا دو، دو چار چیزیں بنانا سکھا دو اور کبھی کبھی میرے گھر تم کھانا بھی بھیجتی رہنا۔" رابعہ نے لمبی پلاننگ بتائی۔

"نہ بابا نہ تمہیں سکھانا تو ایسے ہی ہے جیسے اونٹ کو رکشے میں بٹھانا، بندہ بوڑھا ہو جائے مگر تمہیں کوکنگ نہیں سکھا سکتا اور نہ ہی میں نے لنگر کھولا ہے جو تمہیں کھانا بھیجتی رہوں۔ سسرال جا رہی ہو کچھ سگھڑ بن کر جاؤ۔ ہاں پہلی بات پر غور ہو سکتا ہے کوکنگ بک والی۔ چلو تمہاری شادی پر تمہیں ہم کوکنگ بکس ہی گفٹ کر دیں گے۔" امل نے اطمینان سے بات مکمل کی۔

میری چاہت کے تقاضے نہ نبھانے والے
کتنے بے درد ہیں یہ لوگ زمانے والے
کوئی اپنا خیال نہیں مطلب کی ہے دنیا ساری
اب کہاں ملتے ہیں وہ لوگ پرانے والے

رابعہ نے ٹھنڈی آہ بھری تو سب ہنس پڑیں۔

☆

رابعہ کی شادی میں بھی امل نے خواتین کے اشارے محسوس کیے۔ دبی ہوئی سرگوشیاں اور تاسف بھرا انداز مگر وہ ضبط کر گئی اور اپنا دھیان مسلسل رابعہ کی طرف لگائے رکھا۔ نکاح کے تھوڑا پہلے وہ اپنی اماں کے ساتھ رابعہ کے کمرے ہی میں تھی اور شدت سے ثمن اور ثنین کی منتظر تھی۔ رابعہ تیار ہو چکی تھی۔ اس وقت شور مچا کہ رابعہ کے بابا اور ماموں نکاح نامے پر سائن کروانے کے لیے کمرے کی طرف آ رہے ہیں، تو وہ اور ابیہ وہاں سے باہر چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد جب مبارک سلامت کا شور گونجا اور مرد حضرات واپس چلے گئے تو وہ واپس کمرے میں آ گئی۔ خواتین اور بچوں نے رابعہ کو گھیرا ہوا تھا۔ میرون شرارے میں رابعہ بے حد دلکش لگ رہی تھی۔ امل بمشکل جگہ بنا کر وہاں تک پہنچی تو اس نے امل کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔

"انہیں تو ہٹاؤ، پتا نہیں دلہن کے پاس کیا بٹتا ہے جو گھیرا ڈال کر کھڑے ہو جاتے ہیں!" رابعہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"ظاہر ہے اس صدی کا عجوبہ جو دیکھنے کو ملتا ہے وہ بھی بغیر ٹکٹ کے۔" امل نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

"عجوبہ تو واقعی مجھے یہ لوگ بنا دیں گے، اف خدایا کس قدر گرمی ہے؟" رابعہ بھاری جوڑے، جیولری اور میک اپ میں گھبرا رہی تھی۔

"صبر چندا صبر، یہ صبر کی ریہرسل ہے، آگے تو ساری زندگی اسی طرح کارٹون بن کر رہنا ہے تمہیں۔" امل نے بچوں کو بھگاتے ہوئے کہا۔ اتنے میں ثمن اور ثنین بھی آتی نظر آئیں۔

"یہ تم دونوں کے آنے کا وقت ہے؟ کھانا کھانے آئی ہو کیا؟" امل نے انہیں دیکھ کر غصہ کیا۔

"آہاہا کیا اقربا پروری نبھائی جا رہی ہے آج کے دن۔" ثنین نے چہک کر کہا اور شرارت سے امل کے چٹکی کاٹی۔ "یہ بتاؤ اتنی لیٹ کیوں ہو گئیں؟" رابعہ نے بے صبری سے پوچھا۔

"بس کیا بتائیں ان محترمہ کے سسرال والے آتے ہیں تو پھر آدھا دن گزار کر ہی جاتے ہیں۔" ثنین نے منہ بنا کر کہا۔ ابھی یہی گپ شپ چل رہی تھی کہ باہر سے دلہن کا بلاوا آ گیا کہ دلہن کو بڑے ہال میں لے آؤ۔ ساری مہمان خواتین ہال میں جمع ہو گئی تھیں۔ رابعہ کو صوفے پر بٹھا کر وہ تینوں نیچے ایک طرف کھڑی ہو کر باتوں میں مصروف ہو گئیں۔ اتنے میں امل کو ابیہ نے اشارے سے بلایا تو امل ابیہ کے پاس چلی آئی۔

"جی اماں؟"

"بیٹا! ان سے ملو، یہ مسز انیس اذاب ہیں، تمہارے بابا کے ننھیالی رشتہ دار ہیں، دس سال بعد پاکستان واپس آئے ہیں۔" ابیہ نے مسکرا کر تعارف کرایا۔ "اور یہ میری بیٹی ہے امل ریان۔"

(جاری ہے)

1987ء سے خدمت میں مصروف

پھلبھری، برص

LEUCODERMA-VITILIGO

تمام جلدی بیماریوں کا موثر اور بے ضرر علاج

STEROIDS FREE
MOST PROGRESSIVE
TREATMENT

سفید داغ قابلِ علاج مرض ہے

ایوارڈ یافتہ
اجمل زیدی
(ماہرِ برص)

کے دورۂ پاکستان کا مستقل پروگرام

کراچی قیام	13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر 706 ساتویں منزل شارع فیصل نزد K.F.C کراچی فون: (021)34328080 موبائل: (0300)8566188
ملتان قیام	28 مارچ تا 6 اپریل، 28 جولائی تا 6 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔ فون: (061)4518061-62/4582803 موبائل (0300)8566188
پشاور قیام	یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر موبائل: (0300)8566188
اسلام آباد مستقل پتہ	8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (مرکز) اسلام آباد فون: (051)-2255880-2854595 موبائل (0300)8566188
لاہور قیام	14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر گلف سنٹر آفس 16 فیروز پور روڈ مزنگ چونگی نزد صنم مارکیٹ لاہور، 0300-8566188

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

بچپن سہانا

ماوراء گل ۔ گجرات

مابدولت نرسری کلاس میں داخل ہو چکے تھے اور روزانہ اسکول جانا ہماری مجبوری بن چکی تھی مگر چھوٹے دونوں کی ہمیں سمجھ نہیں آتی تھی، صبح جب ہماری آنکھ کھلتی تو سنی اور حسیب دونوں تیار سوٹڈ بوٹڈ کھڑے ملتے۔

''جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ اسکول سے دیر ہو جائے گی۔'' وہ کہتے تو ہم منہ بنا لیتے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ 'اسکول' جاتے کس خوشی میں ہیں؟

چلو مان لیا ہماری تو مجبوری تھی...... ہم نرسری کلاس کا بار ناتواں کندھوں پر اٹھا چکے تھے، مگر یہ دونوں......!!

بمشکل ڈیڑھ، دو فٹ کے چھوٹے بھائی ایسے شوق سے اسکول روانہ ہوتے تھے، جیسے مری، سوئٹزر لینڈ کے ٹور پر ہوں۔ ہم نے ذہن کے گھوڑے دوڑائے، بہت سوچا اور ایک نتیجے پر پہنچ ہی گئے۔ ''یہ دونوں عیش کرنے کے لیے جاتے ہیں۔''

دراصل پھوپھو جان اسکول کی وائس پرنسپل تھیں۔ ان کی موجودگی میں ان دونوں کی 'موجیں' نہ ہوتیں تو اور کیا ہوتا۔ ان دونوں کے برعکس ہمارا معاملہ الٹ تھا۔ اکثر اسکول کے اوقات میں ہمارے پیٹ میں درد شروع ہو جاتا، ہم لوٹنیاں لگاتے...... چیختے چلاتے، اس ساری صورت حال میں کبھی کبھی ہم امی سمیت سب گھر والوں کو اتنا زچ کر دیا کرتے کہ وہ ایک عدد تھپڑ بھی ہمیں جڑ دیتے۔

اس دن بھی ایسا ہی ہوا۔ ہم تینوں مع پھوپھو جان کے گھر سے نکل کر اسکول کی جانب روانہ ہوئے۔ ٹھنڈی ہواؤں نے ہمارا استقبال کیا۔ ہم نے کسی قدر حسرت سے ان آزاد ہواؤں کی طرف دیکھا۔ ہم پھوپھو جان کے پیچھے آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہے تھے۔ سنی اور حسیب حسب معمول ہم سے کئی قدم آگے نکل چکے تھے۔ ''جلدی چلو!'' پھوپھو نے تنبیہ کی۔

''پھوپھو!'' ہم منمنائے۔ ''کیا بات ہے؟''

''ہم سے نہیں چلا جا رہا...... آپ ہمیں اٹھا لیں۔''

تنک منک نازک سی پھوپھو نے ہمیں گھورا، گویا کہہ رہی ہوں، بہانے ہیں سب...... پھر کچھ پس و پیش کے بعد ہمیں اٹھا لیا۔ تھوڑا سا آگے جا کر انہوں نے ہمیں نیچے اتارا۔ لمبے لمبے سانس لیے۔ تھوڑا سا لڑکھڑائیں، پھر ہلکے سے جھومیں۔ قریب تھا کہ وہ نیچے گرتیں، ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ ''پھوپھو! اٹھائیں ناں مجھے!''

''بدتمیز! میرے ساتھ پیدل چلو۔'' ان کا سخت رویہ ہمیں باور کروا گیا کہ مزید نہیں اٹھا سکتیں۔ مگر ہم بھی 'وہ' تھے جو آسانی سے نہیں ٹلتے تھے یعنی ڈھیٹ!

''مجھے نہیں پتا، مجھے اٹھائیں ورنہ میں نہیں جاؤں گی اسکول۔'' ہم نے دھمکی بھی دے ڈالی۔ انہوں نے ہمیں گھورا۔

''پیدل چلو!'' سختی سے سرزنش کی۔ ''نہیں آپ مجھے اٹھائیں۔''

''میڈم! میں اسے اٹھا لیتی ہوں۔'' ایک چھوٹی سی لڑکی آگے ہوئی جو ہم سے کچھ ہی بڑی ہو گی۔ ''اٹھا لو! اس احمق کو۔'' سخت اکتاہٹ میں انہوں نے اپنے سے بلا ٹالی۔

اس بے چاری نے بڑی مشکلوں سے ہمیں اٹھایا، مع اپنے بھاری بیگ کے تھوڑے آگے چلے ہوں گے کہ 'دھڑام' کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی زور زور سے رونے کی آواز بلند ہوئی۔ آج تو بغیر تھپڑ کھائے ہی ہمارا 'باجا' شروع ہو چکا تھا۔ پھوپھو نے پہلے تو اپنا سر پیٹا، پھر ہمیں اٹھا کر بمشکل اسکول پہنچیں۔

☆

اسکول پہنچے تو پرنسپل سر زاہد صاحب سے ٹاکرا ہو گیا۔ اب ایک لائن میں ہم تینوں بہن بھائی کھڑے تھے، ان دونوں کو تو شاباش مل رہی تھی، اسکول سے 'محبت' کی وجہ سے اور ہمیں ڈانٹا جا رہا تھا۔ ہمیں سنانے کی غرض سے انہوں نے سنی سے کہا۔

''بھئی سنی تم دونوں شیر ہو...... آپی کی طرح نہ بننا۔'' وہ سر ہلانے لگا۔ اور ہم سر جھکا رہے تھے...... شرمندگی کی وجہ سے نہیں بلکہ زمین کا 'معاینہ' کرنے کی غرض سے۔

''شاباش بتاؤ تم بڑے ہو کر کیا بنو گے؟''

''میں!'' وہ سوچنے لگا۔

''میں چاچو بنوں گا۔'' سر نے چونک کر دیکھا...... پھر ہنسنے لگے۔

''اچھا تم کیا بنو گے؟'' انہوں نے حسیب سے پوچھا۔

''میں بڑا ہو کر ابو بنوں گا۔'' جواب سرعت سے آیا۔ اب سر حیرت سے دونوں کو دیکھ رہے تھے...... پھر میری طرف دیکھا...... گویا کہہ رہے ہوں۔ واقعی یہ اسی کے بھائی ہیں۔

☆

اسکول سے واپسی پر ہم تینوں نے غبارے لیے۔ جو ہمارے والے غبارے تھے، وہ ہمارے ہاتھوں میں آتے ہی ٹھاہ کر کے پھٹ گئے۔ اب ہم حیرت سے ان دونوں کے غبارے دیکھنے لگے۔ ''یہ والا مجھے دے دو۔''

''نہیں نہیں یہ میری کرسی ہے...... میں اس پر بیٹھوں گا۔ یہ اڑا کر مجھے گھر لے جائے گا۔''

اس نے غبارہ نیچے رکھا اور اس پر بیٹھ گیا۔ 'ٹھاہ' کی آواز سے اس کے 'سپنوں کا محل' ٹوٹ گیا۔ پھر اس نے دوسرے غبارے کی کرسی بنائی، وہ بھی پھٹ گیا اور ہم ہنستے چلے گئے۔

☆

جاڑے کا موسم تھا...... سردی اپنی تمام تر رنگینیوں اور سنگینیوں سمیت جلوہ افروز تھی۔ بڑے دنوں کی دس چھٹیاں ہوئیں تو حسب روایت ہم لوگ ننھیال سدھارے۔

سر شام ہی ہال کمرے میں ہیٹر لگائے کمبلوں میں دبکے کبھی ہوم ورک تو کبھی اپنی اپنی بہادری کی داستانیں سناتے۔ ایک شام کا ذکر ہے جب میری اور کنول کی بحث شروع ہوئی۔

''میرے ابو بہت بہادر ہیں، پتا ہے انہوں نے ایک دفعہ زندہ سانپ پکڑا تھا۔'' وہ فخر سے کہہ رہی تھی۔ ہم بلبلا اٹھے۔

''جی نہیں میرے ابو زیادہ بہادر ہیں۔'' ہم نے منہ کا زاویہ بگاڑا۔

''وہ کیسے؟ تمہارے ابو نے تو آج تک کوئی سانپ نہیں پکڑا۔''

''بہادری کا تعلق سانپ پکڑنے سے نہیں ہوتا۔ میرے ابو جان کا تھپڑ بہت زبردست ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے میرے منہ پر تھپڑ مارا تھا، دو دن تک روتی رہی تھی۔'' ہم نے ذرا تفصیلاً بیان کیا۔

''کیسے مارا تھا تھپڑ؟''

''ایسے...... چٹاخ!'' ہم نے کھینچ کر تھپڑ مارا کسی اور کے چہرے پر نہیں۔ جی ہاں بالکل! ہم نے اپنے 'منہ شریف' پر کچھ اس زور کا تھپڑ مارا تھا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگے۔ قریب تھا کہ ہم گلا پھاڑ پھاڑ کر روتے۔ کنول کی 'کھی کھی' نے ہمیں ہونٹ بھینچنے پر مجبور کر دیا۔ اس لمحے ہمیں محسوس ہوا تھا کہ ہم ابو جان سے زیادہ بہادر ہیں!!

کھانا کیسے پکائیں؟

ریحانہ تبسم فاضلی

ہم تو اتنی بات جانتے ہیں کہ جو چیز غلط اور حرام ہے، اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اب تو لوگوں نے شیطانی چرخہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔ بعض لوگوں کے جب نئے گھر بنتے ہیں تو اپنے گھر کو دکھاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ یہ میرا بیڈ روم، یہ بچوں کا بیڈ روم، یہ ڈرائنگ روم، یہ گیسٹ ہاؤس (مہمانوں کا کمرہ) یہ ریڈنگ روم اور یہ ہمارا ٹی وی لاؤنج ہے۔ دیکھا بچیو! ہر ایک کا کمرہ الگ الگ ہے۔ یہاں تک کہ جو ہمارا کھلا دشمن ہے (شیطان) اس کا بھی ایک کمرہ ہے، لیکن نماز کا کوئی کمرہ نہیں۔ چلیں نماز آپ کسی بھی کمرے میں پڑھ لیں (حالاں کہ نماز کے کمرے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بچیاں اس کمرے میں رمضان المبارک میں اعتکاف کر سکتی ہیں)، لیکن یہ شیطان کو اپنے گھر میں کیوں گھسا لیا، یہ اس وجہ سے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات پر کبھی غور ہی نہیں کرتے۔ اگر قرآن و حدیث کو ٹھیک سے پڑھ لیتے تو گمراہی کے راستے پر کبھی نہ جاتے۔

آپ ہمیشہ ناشتہ اور کھانا بناتے وقت اپنا سر ڈھانپ کر رکھیں۔ اپنی زبان سے اللہ کا ذکر کرتی رہیں۔ اگر زبان تھک جائے تو دل سے اللہ کا ذکر کریں۔ باورچی خانہ میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اس لیے درود شریف کثرت سے پڑھیں، ان شاء اللہ آپ کو گرمی نہیں لگے گی۔ بڑے شیطان (ٹی وی) اور چھوٹے شیطان (گانے بجانے) سے بچیں۔ کہیں سے آواز آئے تو آپ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا ورد کریں۔ آپ حیران رہ جائیں گی کہ تھوڑی دیر بعد گانے وغیرہ سے آپ کی توجہ قطعی ہٹ جائے گی۔ آپ ذکر الٰہی کی برکت یہ دیکھیں گی کہ کھانے میں ذائقہ بھی پیدا ہو جائے گا۔ یہ سب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے ثمرات ہیں۔

عشاء کی نماز سے پہلے کھانا دستر خوان پر لگا دیں تا کہ نماز سے پہلے بیچ میں کچھ وقت مل جائے ورنہ طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے اور مغرب کے بعد فوراً کھانا کھانے سے کھانا جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ دستر خوان پر بیٹھ کر سب کے ساتھ مل کر کھانا کھائیں۔ کھانے کے آداب اور دعاؤں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اگر بھوک نہ ہو تو تھوڑا سا ہلکا پھلکا کھانا ضرور کھا لیں۔ رات کے کھانے کے لیے نبی ﷺ کی یہ حدیث ہے۔

آپ ﷺ رات کا کھانا تناول فرمایا کرتے تھے، اگرچہ کھجور کے چند دانے ہی کیوں نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، عشا کا کھانا چھوڑ دینا بڑھاپا لاتا ہے۔ [جامع ترمذی]

کھانے کے بعد بچے اور بچیاں دستر خوان صاف کریں۔ تمام برتن ان کی جگہ رکھیں۔ باورچی خانہ صاف کر دیں۔ جو سالن، چٹنی وغیرہ بچ گئی ہے، اس کو فریج میں رکھ دیں۔ البتہ روٹی فریزر میں رکھ دیں (کیوں کہ ضرورت کے وقت آپ فریزر سے روٹی نکال کر تھوڑی دیر رکھیں پھر اس کو توے پر یا اوون میں گرم کر سکتی ہیں۔ بعض بچے گھی لگا کر تلوا کر کھاتے ہیں، یہ روٹی بڑی مزے دار ہو جاتی ہے)۔ صبح ناشتہ میں بھی کھا سکتی ہیں۔ باسی روٹی کو شہد سے ملا کر کھانے میں بڑی طاقت ملتی ہے۔

مومن کو اللہ کی دی ہوئی تمام چیزوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ روٹی کو بھوسی ٹکڑوں میں بیچنا ٹھیک نہیں ہے۔ کیوں کہ بعض اوقات ملاوٹ کرنے والے تاجر، ان ٹھیلے والوں سے باسی روٹی خرید کر، سکھا کر پھر گیہوں کے ساتھ پسوا دیتے ہیں، جبکہ بعض روٹیوں کو پھپھوندی بھی لگ جاتی ہے۔

اگر گھر میں فریج نہیں ہے تو دودھ اور سالن کو ہوا کی جگہ میں جالی سے ڈھانپ کر رکھ دیں۔ بسم اللہ ضرور پڑھیں تا کہ شیاطین اس کھانے پر اپنا عمل دخل نہ کر سکیں۔

کھانا بنانے اور کھانے کے آداب اور دعائیں یاد کرنا چاہیے۔ ان آداب اور اذکار و دعائیں وغیرہ کا اہتمام کرنے سے نہ صرف کھانے میں لذت، برکت ہوتی ہے بلکہ اس کے کھانے والے میں بھی اطاعت خداوندی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ سنت پر عمل کا اجر بھی ملتا ہے۔

بچیاں اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھیں کہ جب وہ کھانا بنائیں یا ناشتہ بنائیں تو باورچی خانہ میں اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی میں مصروف رکھیں۔ ایک طرف اللہ کا قرب اور محبت آپ کو نصیب ہوگی اور دوسری طرف آپ کے کھانے میں نور پیدا ہو جائے گا۔

لاہور کے ایک بازار کا واقعہ ہمارے ایک جاننے والوں نے سنایا۔ سن کر بہت خوشی ہوئی، کہنے لگے کہ میری دکان کے برابر میں ایک صاحب کی دکان تھی۔ دوپہر کو جب وہ کھانا کھانے بیٹھتے تو ایک مجذوب وہاں سے گزرتے۔ یہ صاحب روزانہ ان کو کھانا کھانے کی دعوت دیتے۔ وہ کہتے بسم اللہ کریں اور آگے چلے جاتے۔ ایک دن جیسے ہی ان صاحب نے کہا تو فوراً کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ ان صاحب کو بہت تعجب ہوا، جب کھانا ختم ہو گیا تو ان صاحب نے ان مجذوب سے پوچھا کہ روزانہ آپ بسم اللہ پڑھو کہہ کر آگے نکل جاتے تھے، لیکن آج آپ نے کھانا کھا لیا۔ وہ مجذوب بولے، روزانہ میں تمہارے کھانے کی طرف نظر کرتا تو کھانے میں نور نظر نہیں آتا تھا، میں آگے بڑھ جاتا تھا۔ آج میں نے نظر کی تو نور نظر آیا۔ اس لیے میں نے کھانا کھا لیا آج کا کھانا کس نے بنایا تھا؟ دکان دار نے کہا آج میری والدہ نے کھانا بنایا ہے۔ وہ کھانا بناتے وقت ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتی ہیں اور روزانہ میری نوکرانی کھانا بناتی ہے، وہ ننگے سر اور بغیر ذکر کیے کھانا بناتی ہے۔

بچیو! پڑھا آپ نے اب آپ اس بات پر بھی ضرور عمل کریں۔ آج کل مسلم گھرانوں میں بھی یہ رواج عام ہے کہ ننگے سر کھانا بناتے ہیں۔ باورچی خانہ میں بھی ایک چھوٹا سا شیطان ٹی وی رکھا ہوتا ہے۔ اس پر پروگرام چلتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب کھانا کھانے بیٹھتے ہیں تو کھانے کے کمرے کو بھی شیطان کا کمرہ (ٹی وی لاؤنج) بنا رکھا ہے۔ کھانا سامنے رکھا ہے اور شیطانی چرخہ چل رہا ہے، سب قہقہے لگا رہے ہیں اور کھانے میں مصروف ہیں۔ اکثر علماء اور مفتیانِ دین نے اس ٹی وی کو نجس العین قرار دیا ہے۔

میری بچیو! میں آپ کو بتاؤں اس کی لہریں بھی آپ کے کھانے کو نجس کر دیں گی۔ ابھی کچھ عرصے پہلے یورپ کے سائنس دانوں نے تحقیق کر کے بتایا ہے کہ ٹی وی کی لہروں سے کھانے میں بیماریوں کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں، بلکہ بعض سائنس دانوں نے تو یہ تک کہا کہ اس سے کینسر ہو رہا ہے۔

ایک دلچسپ خط

میں شمارہ نمبر 201 (جو خاص نمبر تھا) سے خواتین کا اسلام کی مستقل قاریہ ہوں۔ میں نے پہلا خط اس کی اشاعت کے فوراً بعد لکھا تھا، جو شایع بھی ہوا۔ اس کے بعد آج قلم اٹھایا ہے۔ ساڑھے تین سو سے زیادہ شمارے میں نے پڑھے اور محفوظ کیے ہیں۔ اس خط کے ذریعے ایک دلچسپ بات آپ کو بتانا چاہتی ہوں، جو شاید آپ کو اچھی بھی لگے اور بری بھی۔ وہ یہ کہ خواتین کا اسلام میں بہترین تحریریں بھی شایع ہوتی رہیں، اور کچھ ہلکی پھلکی بلکہ بوریت والی کہانیاں بھی۔ خصوصاً ایسی کہانیوں نے ہمیشہ بور کیا جس میں ایک انتہائی برے مرکزی کردار کو دکھایا جاتا، اس کو کوئی ناصح بڑے بھونڈے انداز میں نصیحت کرتا اور اسے فوراً ہی 'ہدایت' مل جاتی۔ وہ پردے کی بوبو بن جاتی۔ میں بتانا چاہتی تھی کہ ایسا حقیقی زندگی میں نہیں ہوتا۔ بڑی محنت کرنی پڑتی ہے، تب رنگ چوکھا آتا ہے! بے شک ایسی مثالیں بھی ہیں کہ کوئی ایک بات کسی کے دل میں اتر گئی اور اس کے دل کی دنیا بدل گئی، لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے اور اس کا ایک پس منظر بھی ہوتا ہے۔ جیسے کہ چند شمارے پہلے آنے والی انتہائی خوبصورت تحریر 'مقصدِ زندگی' تھی کہ اس میں بھی مرکزی کردار کی والدہ نے سمجھایا اور وہ سمجھ گئی لیکن منظر نامے میں کہیں بھی جھول نہیں تھا۔ اگر یہ روداد سچی نہیں بھی تھی تو سچی لگی۔ بہرحال کمزور پلاٹ والی کہانیوں کی بجائے پردے کی ترغیب کے لیے سچے واقعات جیسے بے پردگی سے پردے کی طرف والا سلسلہ تھا یا 'اب اور میں بدل گئی' کے ذیل میں واقعات ہیں، یہ زیادہ دل پر اثر کرتے ہیں۔ کہانیوں میں تو مضبوط پلاٹ اور بہترین منظر کشی والی تحریریں ہی مزہ کرتی ہیں اور ان کا اثر بھی ہوتا ہے۔ میری رائے میں قرأت گلستان، سارہ الیاس، رفعت سعدی، اہلیہ راشد اقبال، ساجدہ غلام محمد اور ناہید جعفر کی کہانیوں کو ہی ترجیح دینی چاہیے کہ ان کی کہانیوں میں عموماً جھول نہیں ہوتا اور نت نئے موضوعات کو یہ بہنیں بہت اچھے انداز میں برت لیتی ہیں۔ اصلاحی مضامین میں فرزانہ رباب کی 'باتیں ہماری سنیے گا' بنت احمد اور بنت شکیل بہترین لکھاری ہیں، جو باتوں ہی باتوں میں بہت اچھے انداز میں اصلاح کرتی ہیں۔

دیکھیے بات کہاں سے کہاں نکل گئی۔ لکھنا یہ چاہتی تھی کہ بے شک پچھلے کچھ عرصے سے خواتین کا اسلام میں بہت اچھا لکھنے والی بہنوں کا اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت رائٹرز میں رفعت سعدی، فرزانہ رباب اور مناجیہ کے علاوہ میرے خیال میں ساری اچھا لکھنے والی بہنیں ابھی سوڈیڑھ سو شمارے قبل لکھنا شروع ہوئی ہیں۔ لیکن میرے خیال میں جہاں پچھلے ایک سال میں کہانیوں کا معیار بہت بڑھ گیا ہے، وہیں کچھ ایسی تحریریں بھی شایع ہوئی ہیں جن کا مقصد صرف تفریح یا تھوڑا سا ہنسنے کے سوا 'کچھ نہیں' ہے۔ جہاں ایک طرف 'جمیلہ بانو' 'روگ' 'باجی' 'مقصدِ زندگی' 'فریب خواب ہستی' 'دوست' 'پارسا کون' 'پرانا رشتہ' اور 'دیکھوں گی' جیسی بہترین کلاسیکل تحریریں ہم نے ایک سال میں پڑھیں، وہاں قاریات کے بچپن کے بے سروپا واقعات، بہترین رائٹر سارہ الیاس کی (معذرت کے ساتھ) 'آٹا ہم نے گوندھا' جیسی بے مقصد تحریر اور اسی ٹائپ کی یعنی کچن میں پہلے دن کے موضوع پر تحریریں، اثر صاحب کی اہلیہ محترمہ کی چند تحریریں اور جیسے کچھ شمارے پہلے بیک پیج پر شایع ہونے والی 'بوڑھے ہمارے عہد کے' تحریر تھی۔ شروع میں ہی لکھا تھا کہ آپ ناراض مت ہوئیے گا لیکن کیا یہ انتہائی دلچسپ بات نہیں کہ ایک طرف انتہائی خوبصورت تحریروں کے ساتھ چند انتہائی بے کار تحریریں بھی شایع ہو رہی ہیں جو بور تو نہیں ہیں لیکن بے مقصد ضرور ہیں۔ آپ بے شک میرا یہ خط پڑھ کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیجیے گا۔ یہ شایع کرنے کے لیے نہیں ہے۔ (ر۔خ۔کراچی)

ج: تبصرہ اتنا اچھا لکھا آپ نے کہ آپ کا نام چھپاتے ہوئے شایع کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ کی اکثر باتوں سے اتفاق ہے۔ جن کمزور پلاٹ والی کہانیوں کا آپ نے شروع میں ذکر کیا، ان کے بارے میں بالکل ٹھیک لکھا۔ اب ان شاء اللہ ایسی کہانیوں کی جگہ سچے واقعات کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ کہانیوں، مضامین اور رائٹرز بہنوں کے حوالے سے آپ کا تجزیہ بہت مکمل اور بہترین ہے۔ آخر میں آپ نے جن تحریروں کو بے مقصد سمجھ کر 'بے کار' کا خطاب دیا۔ ان کا مقصد خود آپ نے ہی لکھ دیا ہے، یعنی تفریح، مسکراہٹ اور دلچسپی۔ آگے پھر آپ نے لکھا کہ انہیں پڑھ کر بوریت تو نہیں ہوتی مگر.........تو بس ان تحریروں کی اشاعت کا یہی مقصد ہے۔ آخر لطیفوں کا مقصد کیا ہوتا ہے اور ان کی اجازت علماء کرام کیوں دیتے ہیں؟؟ 'مزاح نمبر' کیوں شایع کیا گیا؟ اس سے پہلے کئی پیام سحر اس کی وضاحت کے لیے لکھے گئے تھے۔ حضرت حکیم اختر نوراللہ مرقدہٗ کے ہاں تقریباً روزانہ شام میں ایک محفل صرف لطائف کے لیے ہوتی تھی تا کہ کچھ ہنسا ہنسایا جائے اور طبیعت میں کچھ انبساط پیدا ہو جائے، اور دل و دماغ میں خشکی نہ ہو جو نتیجہ ہے بالآخر تمام عبادات کے چھوٹ جانے کا!

اور پھر مسکراہٹ کے ساتھ اگر غور کیا جائے تو ان تمام تحریروں میں بچپن کے واقعات کو چھوڑ کر آج کے معاشرے پر ایک لطیف طنز بھی ہوتا ہے جو ہنسی ہنسی میں نشتر کا کام کرتا ہے۔ ایک تحریر 'بوڑھے ہمارے عہد کے' کی مثال لیجیے، اس کا عنوان ہی بتا رہا ہے کہ یہ ایک لطیف طنز ہے آج کے ماڈرن معاشرے پر (اسی طرح اہلیہ شاہین اقبال کی تحریر 'آئی ایم فلانا' پر ایک دو قاریات نے شدید اعتراض کیا کہ ایک طرف انگریزی شدہ اردو سے منع کیا جاتا ہے، اور دوسری طرف 'ایسی' تحریر! کتنی عجیب بات ہے کہ انہوں نے اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اسے دوبارہ سہ بارہ پڑھیں اور طلالہ پر اس 'اردش' طنز کو سمجھنے کی کوشش کریں ان شاء اللہ سارے اعتراضات ختم ہو جائیں گے)۔

بہرحال آپ کی رائے کا بے حد احترام کرتے ہوئے عرض ہے کہ ان تحریروں کو پسند کرنے والی بہنیں بھی ہیں، جن میں سے کئی علمی و ادبی گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ شمارے میں تنوع پیدا کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک آدھ تحریر ذرا ہلکی پھلکی ہنستی مسکراتی بھی شایع ہوتی رہے۔ آپ اسی طرح خط بھی لکھتی رہیے، اور کچھ کہانیوں کی طرف بھی آئیے۔ آپ لکھنے لگیں گی تو بہت جلد اچھا لکھنے والی بہنوں میں آپ کا شمار ہونے لگے گا ان شاء اللہ!

بزمِ خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ خواتین کا اسلام میں چھپنے والی تمام تحریریں آپ کی محنت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ میری بھی کئی تحاریر اس میں چھپ چکی ہیں۔ امید کرتی ہوں کہ میری تحریریں بھی نوک پلک سنورنے کے بعد اس رسالے میں جگہ حاصل کر ہی لیں گی۔ امید پر دنیا قائم ہے۔ اس سے پہلے ایک تحریر سال پہلے بھیجی تھی، لیکن اس کا کچھ اتا پتا نہیں ہے۔ آج کل چند نام تو تواتر سے نظر آتے ہیں، مگر ہماری تحریریں نہیں۔ برائے مہربانی باقی رائٹرز کا بھی خیال رکھیں۔

(ام حیا۔ پشاور)

ج: تحریر کا انتخاب کرتے ہوئے کبھی بھی لکھنے والے کا نام نہیں دیکھا جاتا۔

❖ میری ایک محترمہ ٹیچر صاحبہ جو کہ خواتین کا اسلام کی قاریہ ہیں لیکن وہ قسط وار تحاریر بالکل نہیں پڑھتیں باقی سارا شمارہ بہت دل چسپی سے پڑھتی ہیں، میں نے بہت اصرار کر کے ان کو روگ ناول پڑھنے کے لیے کہا، جب انہوں نے پڑھا تو بہت متاثر ہوئیں، اس ناول کو بے حد پسند کیا اور مجھے میسج کیا کہ آیندہ خواتین کا اسلام میں شائع ہونے والے ناول ضرور پڑھا کروں گی، یہ بہت زبردست اور سبق آموز ہوتے ہیں۔ میری ان ٹیچر کو دستر خوان اور دینی مسائل والا سلسلہ بہت پسند ہے۔

(شگفتہ کنول۔ علی پور)

❖ یہ دینی رسالہ ہمارے ایمان کے جذبات کو ابھارنے والا ہے۔ اس کے تمام معاون و مددگار لوگ جس طرح ہم تک پھولوں جیسی باتوں کے گلدستے پہنچاتے ہیں، اللہ ان سب کو بھی دنیا اور آخرت میں پھولوں جیسا رکھے آمین۔

آپ سے ہماری ایک گزارش ہے کہ ہم پردیسیوں پر بھی اپنی عنایت کے ٹوکرے برسا دیا کریں اور مہربانی کر کے ہر ہفتے کا خواتین کا اسلام ذرا جلدی اپ لوڈ کروا دیا کریں۔ دو دو ہفتے گزر جاتے ہیں اور ہم اس چراغ کے روشن ہونے کا شدت سے انتظار کرتے ہیں۔ یقین جانیے کہ سینکڑوں قاریات ہیں جو پردیس میں اس میگزین کے شدت سے منتظر رہتی ہیں۔ (اہلیہ اویس الرحمٰن۔ بحرین)

ج: آپ کی ای میل پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ وطن سے باہر بھی خواتین کا اسلام کا اتنا انتظار کیا جاتا ہے۔ ہم کوشش تو کرتے ہیں کہ نیٹ پر شمارہ جلدی اپ لوڈ ہو جایا کرے۔ آیندہ اور زیادہ اہتمام کریں گے۔

❖ شمارہ 546 میں باجی ریحانہ تبسم فاضلی کا اتنا مفصل انٹرویو پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ اس بات پر حیرت بھی ہوئی کہ ان کی عمر 67 سال ہے جبکہ ہم تو ان کو زیادہ سے زیادہ چالیس سال کی باجی ریحانہ کہتے تھے۔ وہ پھر باجی تو نہ ہوئی نا! بلکہ وہ تو ہماری نانی، دادی ہیں۔ اس بات پر خوشی ہوئی کہ اتنی عمر میں بھی اللہ تعالیٰ ان سے خدمتِ خلق کا کام لے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں اور علم و عمل میں خوب خوب برکت عطا فرمائے اور وہ اسی طرح دکھی بہنوں کے درد کا درماں کرتی رہیں آمین۔

(سمیہ اشرف۔ للیانی سرگودھا)

❖ میں بچوں کا اسلام کی اس وقت سے قاریہ ہوں جب خود کو بھی بچہ سمجھتی تھی اور یہ بھی بچہ ہی تھا یعنی کتابی شکل میں نہ تھا۔ پھر شادی ہوگئی اور ماں کے عہدے پر فائز ہوگئی تو خود کو چاروناچار خواتین کی فہرست میں شامل کر دیا مگر بھلا ہو آپ لوگوں کا کہ آپ نے بچوں کے ساتھ ان کی ماؤں کا بھی خیال رکھا ہوا ہے۔ اب ہم خواتین کا اسلام سے رہنمائی لیتے ہیں۔

(اہلیہ صلاح الدین۔ چنیوٹ)

ڈگوری مساج آئل

بغیر دوا کے جوڑوں اور پٹھوں کے درد کا خاتمہ

جوڑوں کمر آرتھرائٹس اور تھوے کے باعث پیدا شدہ درد کے لئے نہایت موثر

ہر قسم کی جلد کے لئے کثیر المقاصد مالش کا تیل

ڈگوری ہربل آئل: جڑی بوٹیوں کا مرکب ہے جلد میں جذب ہو کر مردہ خلیات کو دوبارہ زندہ کرتا ہے خاص طور پر شوگر والے خواتین و حضرات کیلئے بہت فائدہ مند ہے جن کے پاؤں کی انگلیاں پاؤں اور ٹانگیں پاؤں کی ہتھیلیاں پنڈلیاں درد کرتی ہیں اور سن ہو جاتی ہیں جیسے کوئی گوشت کاٹ رہا ہے۔ مختلف قسم کے دردوں اور موچ کی تکالیف کے خاتمے میں بہترین نتائج مہیا کرتا ہے۔ یہ مختلف قسم کے زخموں کیلئے ابتدائی طبی امداد کے طور پر استعمال ہونے والا تیل ہے۔ یہ تیل اندرونی چوٹ اور سوجن کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ تھکن اور درد سے راحت دیتا ہے۔ کھیلوں کی تھراپی کیلئے ایک مثالی تیل ہے۔

ڈگوری ایک کثیر المقاصد تیل ہے یہ کسی بھی مصنوعی کیمیکل سے پاک قدرتی جڑی بوٹیوں سے بنی ایک مصنوعات ہے۔ یہ جلد کے اندر گہرائی تک اثر کرتا ہے جو جلد کے نقصان شدہ خلیوں کی بحالی میں مدد کرتا ہے۔ یہ غیر صحت مند جلد کیلئے بھی موثر ہے یہ جوڑوں کے درد کیلئے بھی موثر ہے اور آرتھرائٹس سے پیدا کردہ درد، پٹھوں کے دباؤ، موچ اور کمر کے درد کیلئے بھی موثر ہے۔ یہ کمزور اعضاء خصوصاً ان کیلئے جن کو چلنا دشوار ہو ان کیلئے تجویز کردہ ہے اس کی باقاعدگی سے مالش ہر عمر اور دونوں اجناس کیلئے نہایت موثر ہے۔

ڈیلر: بادشاہ دی ہٹی بوہڑ بازار راولپنڈی 0515533528

○ خواجہ اسٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ○ محمد علی میڈیکوز آرام باغ کراچی ○ خالد برادر مدنی سٹریٹ سکھر
○ مصطفیٰ دواخانہ رسالہ روڈ راحت سینما حیدرآباد ○ قدیمی چنیوٹی دواخانہ کچہری بازار سرگودھا
○ خالد دواخانہ صرافہ بازار ایبٹ آباد ○ حافظ دواخانہ شکردرہ ○ شاہی طبی دواخانہ چنیوٹ بازار فیصل آباد
○ علی ہومیو گھنٹہ گھر ملتان ○ ملت دواخانہ سٹینڈرڈ دواخانہ گھنٹہ گھر پشاور www.devapk.com

ہر قسم کے طبی مشورہ کے لیے 12 سے 6 بجے کال کریں گھر منگوانے کے 0313-5022903 یا skype پر آئیں DEVAPAK اپنا نام پتہ sms کر کے معلوماتی کتابچہ مفت منگوائیں 0345-7000088

قانون علاج بالغذاء کے عین مطابق

رکھے بیماریوں سے محفوظ

محافظ®

HERBAL PHARMA, PAKISTAN

کا خالص قدرتی اجزاء سے تیار کردہ خصوصی ٹانک

ایک مکمل دماغی اور جسمانی ٹانک

محافظ جان

بچوں بڑوں اور بوڑھوں کیلئے یکساں مفید

① محافظ جان حافظہ اور نظر کو تیز کرتا ہے
① آنکھوں کے اردگرد سیاہ حلقے دور کرتا ہے
① پچکے گال اور بے رونق چہرے کو دلکش اور بارونق بناتا ہے
مسلسل استعمال سے جوڑوں کے درد کیلئے بے مثال.....
خواتین کی خوبصورتی کیلئے لاجواب

محافظ جان میں شامل اجزاء دل و دماغ معدہ اور جگر کی خصوصی نگہداشت کرتے ہیں

اگر آپ کسی بیماری کے باعث کمزوری محسوس کرتے ہیں

تو محافظ جان کا استعمال آپکی اندرونی خرابیوں کو دور کر کے آپ کو صحت مند توانا جاذب نظر اور خوبصورت بناتا ہے۔ وہ بھی بغیر کسی سائیڈ افیکٹ

چھوٹا ڈبہ 200 گرام 500/-

بڑا ڈبہ 400 گرام 850/-

- سیف دواخانہ لیاقت مارکیٹ چوک کمہارانوالہ ملتان
- سٹینڈرڈ یونانی دواخانہ چوک گھنٹہ گھر پشاور
- خالد دواخانہ صرافہ بازار ایبٹ آباد • قدیمی چنیوٹی دواخانہ کچہری بازار سرگودھا
- نیا دواخانہ اسماعیل مارکیٹ شہید روڈ جھنگ • خان کلینک حتی گوٹھ روڈ علی پور
- محمد نوید ماشاءاللہ جنرل سٹور گلی جامع مسجد اللہ داد والی جہانیاں

فری ہوم ڈیلیوری کیلئے ملک بھر سے ابھی فون کیجئے اور رقم کی ادائیگی پارسل ملنے پر کیجئے

Cell:0308-7520370 - 0334-7629969

قیومی دواخانہ بوہڑ بازار راولپنڈی 051-5505519

انوکھا سرپرائز

سچی کہانی

فرزانہ رباب

انسان اکثر اوقات اپنی بساط سے بڑھ کر وہ کام کر جاتا ہے جو انوکھی آرزوؤں کی تکمیل کا سبب تو کیا بنتے، الٹا لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسے شخص کی کہانی ہے، جس نے سرپرائز دینا چاہا اور خود سرپرائز بن گیا۔

''یار! اچھی کوالٹی کی چیزیں دینا، میں گھر بنا تو رہا ہوں لیکن سچی بات ہے میرے گھر میں میرے علاوہ اس بات کی کسی کو خبر نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ نہایت خوب صورت گھر بنا کر اپنی بیوی کو سرپرائز دوں اور تم تو جانتے ہو مجھے اعلیٰ کوالٹی کی چیزیں ہی اچھی لگتی ہیں، تم تو اس کام کے ماہر بھی ہو، اس لیے سینیٹری کا سارا سامان مضبوط، عمدہ، خوب صورت اور پائیدار ہو۔''

''جی بھائی صاحب! آپ بالکل فکر ہی نہ کریں۔ ایسی مضبوط چیزیں ہوں گی کہ آپ گھر استعمال کریں گے تو ہمیں دعا دیں گے۔ ویسے بھی جی میں دو نمبر کام کرنے کا عادی نہیں ہوں۔''

یہ صاحب جو گھر بنا کر بیوی کو سرپرائز دینا چاہتے تھے، ان کی بیوی سسرال میں ان کے بوڑھے ماں باپ کے ساتھ رہتی تھی۔ ان کا ارادہ تھا کہ چھوٹی عید پر بیوی کو بتائیں گے اور عید کے بعد نئے گھر میں شفٹ ہو جائیں گے۔

گھر بالکل مکمل ہو چکا تھا۔ دروازے کھڑکیاں عمدہ اور نفیس تھے۔ اچھی قسم کے تالے لگوائے گئے تھے۔ فرش کی خوب رگڑائی کروائی گئی۔ بجلی کا میٹر بھی لگوا لیا گیا۔ ٹیلی فون کے کنکشن کی درخواست بھی دے دی تھی۔ گیس کا کنکشن بھی مل چکا تھا۔ ملازمت پیشہ لوگوں کی ہر جگہ پہنچ ہوتی ہے، اس لیے مل ملا کر سارے کام کروا لیے تھے۔ اب وہ بیوی کو سرپرائز دینے کے منتظر تھے۔ عید سے دو دن پہلے شام کی چائے پیتے ہوئے انہوں نے اپنے والد کو بتایا۔

''ابا جان! ہم عید کے بعد شفٹ ہو رہے ہیں؟''

''کیا مطلب؟'' ابا جان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''اپنے گھر میں ابا جان!''

''اپنے گھر میں؟'' ابا جان کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ ''تمہارا کون سا گھر بیٹے؟''

''ابا جان! میں نے اپنا گھر بنوایا ہے جو اب بالکل مکمل ہے اور عید کے بعد ہم اس میں شفٹ ہو رہے ہیں۔''

یہ سننا تھا کہ ابا جان چائے کی پیالی کو پرچ میں واپس رکھ کر اپنا سینہ ملنے لگے، بہت جلن ہو رہی تھی۔ پھر زوردار ٹیسیں اٹھنے لگی، جسم پسینے پسینے ہو گیا۔ ہسپتال لے جانے کی کوشش کی مگر وہ راستے ہی میں دم توڑ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بیٹا یہی سوچتا رہا کہ ابا جان کو اتنا صدمہ کیوں پہنچا ہے یا پھر خوشی بھی حد سے زیادہ ہو جائے تو دل پر بوجھ بن جاتی ہے۔ نہ جانے ابا جان کو خوشی سے ہارٹ اٹیک ہوا یا بیٹے کی اپنے اوپر بے اعتباری سے کہ اتنا بڑا کام کر لیا، جس کی بنیادوں سے لے کر تکمیل تک بزرگوں کی دعائیں ساتھ رہتی ہیں، اس نے بوڑھے ماں باپ کو اس قابل ہی نہ سمجھا کہ انہیں اعتماد میں لیتا۔ وہ یہی سوچتا رہا کہ ابا جان نے پتا نہیں کس بات کو دل پر لے لیا جو دل بند ہو گیا اور پھر اسی سوچ میں اسی صدمے میں وہ عید کے دو دن بعد خود فوت ہو گیا۔ اسے برین ہیمرج ہوا تھا یا شاید اس کا بھی دل بند ہو گیا تھا۔ بیوی نئے گھر میں شفٹ ہو گئی لیکن عید کے دو دن بعد نہیں۔ نہ ہی اپنی زندگی کے خوب صورت ساتھی کے ساتھ اس گھر میں جا سکی، بلکہ عدت پوری ہونے کے بعد اپنے بچوں کے ساتھ اس نئے گھر میں شفٹ ہو سکی۔ جب مؤمن کو وصیت جیب میں رکھنے کی تاکید کی گئی ہے اور اسے ہر وقت اللہ کے بلاوے کا منتظر رہنے کا حکم ہے۔ ساتھ ساتھ دنیا کے کام اس طرح کرنے ہیں کہ ہر لین دین کی خبر کسی قریبی ساتھی کو ضرور ہونی چاہیے۔ ایسے میں اس طرح کی سوچ پھر گھر والوں کے لیے ساری عمر کا پچھتاوا بن جاتی ہے۔

ہمیں اللہ نے کہہ دیا ہے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم کل کیا کرو گے پھر یہ سرپرائز چہ معنی دارد؟؟ آپ بھی سوچیے! اگر آپ کے اردگرد ایسا سرپرائز ہو تو اسے منع کیجیے۔ ہماری زندگی تو بذاتِ خود ایک سرپرائز ہے۔

گلدستہ

دھیان:

ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ بت کا پجاری جب بت کے سامنے بیٹھتا ہے تو اس کا دھیان کسی طرف نہیں جاتا لیکن مسلمان جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کا دھیان اِدھر اُدھر جاتا ہے، یہ کیا بات ہے؟ بزرگ نے فرمایا دیکھو کوئی آدمی ہیرے جواہرات لے کر جا رہا ہے اور کوئی آدمی پاخانہ لے کر جا رہا ہے تو چور کس طرف دیکھے گا؟ تو بھائی بت کا پجاری پاخانہ کا ٹوکرا لے کر چلنے والا اور شیطان بنا بیٹھا ہے اس کو شیطان کیا وسوسہ ڈالے گا۔ شیطان کا کام تو ویسے ہی ہو گیا۔ اب تو پجاری اس کی پارٹی کا آدمی ہے لیکن نماز کے لیے کھڑے ہوں گے تو شیطان وسوسہ ڈالے گا لیکن ہم مکلف اس بات کے ہیں کہ غیر کا دھیان لایا نہ جائے، آ جائے تو پکڑ کی بات نہیں۔ [مجموعہ بیانات حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوری]

چیچہ وطنی کا وجہ تسمیہ:

ہمارے ضلع ساہیوال (منٹگمری) میں لگ بھگ ڈیڑھ لاکھ کی آبادی والا ایک چھوٹا سا شہر چیچہ وطنی ہے۔ شیر شاہ سوری کی بنائی ہوئی جرنیلی سڑک اس کے قریب سے گزرتی ہے۔ ایک ایسا نام جس نے ہمیشہ تجسس میں گرفتار کیا۔ میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس نام کے بارے میں دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس کا نام سندھ کے راجا داہر نے اپنے باپ مہاراجا چچ کے نام پر رکھا اور اسے ''چچ کا شہر'' کے نام سے آباد کیا۔ دوسری روایت کہیں زیادہ قدیم ہے۔ اس روایت کے مطابق اسے ایک مال دار اور مشہور ہندو خاندان کے بیٹے نے اپنے ماں باپ کے نام پر آباد کیا۔ باپ کا نام چیچہ اور ماں وطنی کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ بیٹے کی محبت نے اسے ''چیچہ وطنی'' کا نام دیا اور آج تک یہی نام چلا آتا ہے۔ (ریحانہ سہیل۔ ساہیوال)

Subscription Charges
Rs. 1200 for 1 Year (52 Issues — 4 issues free)
Rs. 600 for 6 months (26 Issues — 2 issues free)
Rs. 300 for 3 months (13 Issues — 1 issue free)
Bank Account: The Truth Intr. Current A/c no. 0184-0100310268 Meezan Bank Gulshan-e-Maymar, Karachi

بچوں اور نوجوانوں کے لیے منفرد ہفتہ وار انگریزی میگزین
The TRUTH

کراچی: 0334-3372304 | حیدر آباد: 0300-3037026
لاہور: 0300-4284430 | سرگودھا: 0321-6018171 | سکھر: 0300-9313528
فیصل آباد: 0333-4365150 | راولپنڈی: 0321-5352745 | ملتان: 0305-8425669
پشاور: 0314-9007293 | کوئٹہ: 0321-8045069

پرانے شمارے بھی منگوائے جا سکتے ہیں

سبسکرپشن اور دیگر معلومات کیلئے مرکزی رابطہ
دی ٹرتھ 4-G-1/11 ناظم آباد نمبر 4 کراچی
0322-2740052, 021-36881355
www.thetruthmag.com | info@thetruthmag.com